عارفانہ کلام کا موضوعاتی انتخاب
کلامِ میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ
مرتّب
محمد توصیف حیدر
چشتی کتب خانہ
ارشد مارکیٹ جھنگ بازار فیصل آباد
Mob: 0300 7681230 0300 6674752 Ph: 0412646756

عظیم صوفی شاعر میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ کا مشہور زمانہ کلام

کلامِ میاں محمد بخش

مُرتّب

محمد توصیف حیدر

چشتی کتب خانہ
ارشد مارکیٹ جھنگ بازار فیصل آباد
Mob: 0300 7681230 0300 6674752 Ph: 0412646756

نام کتاب	کلام میاں محمد بخش
شاعر	میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ
مرتب	صاحبزادہ محمد توصیف حیدر چشتی
پہلی بار	جولائی 2013ء
کمپوزنگ	چشتی کمپوزرز 03226232632
طابع	محمد اویس آفتاب چشتی سیفی
ٹائٹل	محمد حسنین حیدر
ہدیہ	180/.

ملنے کے پتے

چشتی لائبریری احمد نگر روڈ وزیر آباد 0300 8712036

کتب خانہ مقبول عام فیصل آباد، احمد بک کارپوریشن کمیٹی چوک راولپنڈی

علی برادران جھنگ بازار فیصل آباد، اسلامک بک کارپوریشن کمیٹی چوک راولپنڈی

ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور، زاویہ پبلشرز ستا ہوٹل داتا دربار لاہور

مکتبہ حنفیہ گنج بخش روڈ لاہور، قادری رضوی کتب خانہ گنج بخش روڈ لاہور

مکتبہ شان اسلام اردو بازار لاہور، کرمانوالہ بک شاپ لاہور، مکتبہ امام احمد رضا لاہور

محمد عرفان گل بیاسی چک حاصلپور، مکتبہ فکرِ رضا لاہور، ادارہ پیغام القرآن اردو بازار لاہور

بک کارنر جہلم، خزینہ علم و ادب اردو بازار لاہور، مشتاق بک کارنر لاہور

آلِ رسول، اولادِ بتول تاجدارِ گولڑہ

حضرت پیر سید مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

دے ناں

محمد توصیف حیدر

بحضور

عاشقِ رسول، اولادِ بتول

حضرت بابا بلھے شاہ قادری رحمۃ اللہ علیہ

محمد توصیف حیدر

عارف کھڑی حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ

عارف کامل، شاعر اکمل، عالم باعمل، حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ جنہیں ''عارف کھڑی شریف'' کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے پنجابی زبان کے ان شعراء میں شامل ہیں جن کو لیجنڈ اور کلاسیک کا درجہ حاصل ہے۔

حضرت میاں محمد بخش قدس سرہ العزیز کا آفاق کلام دلوں پر براہ راست اثر انداز ہوتا ہے آپ کے مختصر حالات زندگی پیش خدمت ہیں۔

حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ 1246 ہجری بمطابق 1830ء کو کھڑی شریف آزاد کشمیر میں پیدا ہوئے جبکہ آپ کی تاریخ وفات 1907ء ہے آپ نے جذب و مستی اور روحانیت پر 14 کتابیں تحریر کیں جن میں سے "سیف الملوک" کو عالمگیر شہرت حاصل ہوئی آج بھی میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ کا کلام جو اشعار کی صورت میں ہے بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ، بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر اولیاء کرام کی طرح پوری دنیا میں جہاں جہاں پنجابی بولنے والے لوگ موجود ہیں ان میں عقیدت و احترام کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔ جو پذیرائی حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کو حاصل ہے وہ کم شعراء کے حصے میں آتی ہے۔

حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ کا کلام تصوف وروحانیت کے نکات سے بھی مملو ہے اور بہت سے ایسے اشعار ہیں جو ہمارے معاشرہ میں ضرب المثل کی حیثیت اختیار کر چکے ہیں۔ آپ کا کلام پوری دُنیا میں ذوق و شوق سے پڑھا اور سنا جاتا ہے۔

سلسلہ نسب

حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ دوم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہیں آپ کے والد گرامی میاں شمس الدین واقف راز حقیقت شہباز اوج طریقت حضرت پیران پیر پیراں شاہ غازی قلندر المعروف دمڑی والی سرکار کے دربار سجادہ نشین تھے آپ کے والدِ گرامی حضرت بابا دین محمد رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت دمڑی والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے حقیقی اولاد کی طرح اور روحانیت کے کمالات عطا فرمائے تھے۔

آپ کی ابتدائی زندگی اور بیعت

حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ نے تحصیل علم کے لئے دور دراز مقامات کا سفر کیا اور اس وقت کے مشہور مشائخ سے ملاقات و کسب فیض کیا آپ نے بہت سے مزارات پر حاضری دی اور مراقبہ میں اولیائے کاملین سے ملاقات کی۔ پیر کامل حضرت دمڑی والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو

خواب میں ارشاد فرمایا کہ سائیں غلام محمد کلروڑی میرا روحانی فرزند ہے اس سے ظاہری بیعت کرلو۔ شیخ کامل کے حکم پر شیخ احمد ولی کاشمیری کی خدمت میں حصول فیض کے لئے حاضر ہو گے۔

آپ سلسلہ عالیہ قادریہ میں بیعت تھے اس لئے محبوب سبحانی، غوث صمدانی، قطب ربانی حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے بہت محبت فرماتے تھے آپ غوث پیا کی محبت میں مستغرق تھے۔

حضرت ومڑی والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے روضہ اقدس پر حاضری معمولات میں شامل تھی اس لئے بعد نماز فجر وظائف سے فراغت پاکر قلندر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے روضہ مبارک میں جاکر جاروب

دستارِ سجادگی

حضرت میاں صاحب کے والد گرامی نے ایام علالت میں اطراف سے قرب وجوار کے رؤسا اور علماء وغیرہ کو طلب فرمایا اور مجمع عام میں حاضرین سے خطاب کیا کہ انسان کی زندگی ناپائیدار ہے سفر آخرت درپیش ہے اس لئے مناسب ہے کہ اپنی موجودگی میں آپ لوگوں کے رُوبرو دستار سجادگی اور منصب خلافت دربار شریف اپنے فرزند محمد بخش کو دے جاؤں میرے خیال میں یہی فرزند ہے جو اس بار گران کا متحمل ہو سکے گا جب آپ یہ کلمات فرما چکے تو ہر طرف سے تائید کی آوازیں آنا شروع ہو گئیں۔

شاعرانہ ذوق

جب کسی محب کی طرف کوئی تحریر کرنی منظور ہوتی تو عموماً منظوم ہی لکھا کرتے تھے۔ فارسی، اردو، پنجابی زبان میں بے تکلف اور جلدی اشعار لکھتے تھے۔ عربی زبان میں بھی آپ کی نظم اور نثر نہایت اعلیٰ پایہ کی ہوتی مگر کم اتفاق ہوتا تھا۔ آپ کے اشعار ترانہ حقیقی کا نغمہ ہیں۔ اہلِ دل کو ایک ایک مصرعہ پر وجد طاری ہو جاتا ہے ذرا توجہ کی تو بس ایک دریا ہے جو اُمڈا چلا آ رہا ہے مسلسل سلسلہ نظم شروع ہو جایا کرتا۔ کوئی کیسا ہی تیز نویس ہوتا اور آپ اس کو جب تازہ اشعار زبان مبارک سے بول کر لکھواتے تو وہ ہرگز برابری نہ کر سکتا تھا۔

آپ کے کلام میں روانگی اور صفائی کے علاوہ باریک سے باریک اسرار اور معارف جو اہلِ کمال صوفیائے کرام صاحبِ حال کے جذبات پر شاہد ہوں، پائے جاتے ہیں۔ ایک ایک لفظ جو درد دل سے نکلا ہے، سامعین کے خفتہ دلوں کو بیدار کرتا ہے

دُنیا سے بے رغبتی

آپ تمام تعلقات دُنیاوی کو چھوڑ کر کنارہ کش ہو گئے تھے ان دنوں عجیب ذوق وارفتگی کی حالت تھی، مکلف لباس کی جگہ بدن پر کمبل تھا اور

ساگ سبزی پر گزر اوقات تھی۔ آپ نہایت قلیل غذا استعمال کرتے باوجود اس کے رُعب اور جلال چہرہ مبارک سے ٹپکتا تھا کہ بڑے بڑے حکام بھی روبرو آکر مرعوب ہو جایا کرتے تھے، تمام عمر کسی راجہ یا امیر دنیادار رئیس کی ملاقات کے واسطے ہرگز تشریف نہیں لے گئے، والیانِ ریاست بھی آپ کے سلام کے واسطے حاضر خدمت ہوتے رہے۔

والی ریاست کا زیارت کیلئے تشریف لانا

چنانچہ مہاراجہ صاحب حال والی ریاست جموں کشمیر بذاتِ خود دربار شرف میں حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ سے سلام کے واسطے حاضر ہوئے اور نذر و نیاز پیش کی۔ ہمیشہ والیٔ ریاست کی طرف سے جو نذر و نیاز آتا، آپ فقراء و مساکین اور مستحقین میں تقسیم فرما دیتے۔

آپ کی تصانیف

آپ کی تصانیف سے متعدد کتابیں مشہور ہیں۔

(۱) قصہ سوہنی مہینوال (۲) تحفہ میراں

(۳) کرامات غوث اعظم (۴) تحفہ رسولیہ معجزات

(۵) قصہ شیخ صنعان (۶) شیریں فرہاد

(۷) نیرنگ (۸) عشق سخی خاص خاں

(۹) مرزا صاحباں (۱۰) شاہ منصور

(۱۱) ہدایت المسلمین (۱۲) گلزار فقر

(۱۳) تذکرہ مقیمی (۱۴) قصہ سیف الملوک و بدیع الجمال

زیارت غوث پاک

آپ کی تمام تصانیف مقبول ہیں جب آپ نے دردِ دل اور شوق و وجدان سے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی جناب میں رجوع لا کر سی حرفی تصنیف فرمائی تو اسی رات کو خواب میں حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت ہوئی اور آپ کو دربار غوثیہ میں برسر مسند خلعت فاخرہ پہنائی گئی۔

آپ کا ترکِ طعام

ایک مرتبہ آپ نے اس طرح کا چلہ کیا کہ ہر قسم کا اناج کھانا بند کر دیا کوکن بیر کوٹ کر ایک تھیلی میں رکھ لیئے۔ شام کو روزہ اسی سے افطار کیا کرتے۔ ساگ وغیرہ کسی قسم کی سبزی، نمک، مرچ ڈال کر پکائی جاتی اور قدرے قند سیاہ استعمال کرتے۔ اسی طرح سے پانچ سال گزر گئے آپ کا بدن مبارک بالکل لاغر ہو گیا تھا۔

وصال مبارک

ایک دن حسب معمول بعد نماز عصر آپ ورد و وظائف میں مشغول تھے جب آفتاب غروب ہو گیا اس وقت آپ نے بغرض ادائے نماز مغرب تازہ وضو کیا۔ ایک خادم نے آگ جلائی، موسم سرما تھا بعد وضو آگ کے قریب تشریف لا کر بیٹھ گئے۔

اسی وقت بدن مبارک میں کمزوری سی ہو گئی جس سے آپ ایک طرف کو جھک گئے۔ خادم دربار جو آگ جلا رہا تھا اس نے پشت مبارک پر ہاتھ رکھ کر دوسرے آدمی کو آواز دے کر بلایا۔

دونوں نے مل کر آپ کو چارپائی پر لٹا دیا اسی حالت میں دوسرے روز اسی آفتاب عالمتاب نے رُخِ انور کو ہماری نظروں سے پوشیدہ کر لیا اور اپنے مالکِ حقیقی سے جا ملے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ

خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

میاں محمد بخش پیارے راہ عرفان دا دسیا
ایسے جوڑے شعر پیارے ہر اِک دا دل کھسیا

محمد توصیف حیدر

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ

حمدیہ کلام

اَوّل حمد ثناء الٰہی جو مالک ہَر ہَر دا
اُس دا نام چتارن والا کسے مَیدان نہ ہر دا

اِکناں دے پھَل مِٹھے کِیتے پَت اُنہاندے کوڑے
اِکناں دے پھَل کاری آون نفے پھلاں دے تھوڑے

ایس عجائب باغے اندر آدم دا رُکھ لایا
معرفت دا میوہ دے کے واہ پھلدار بنایا

واہ واہ خالق سرجنہارا مَلکاں جن اِنساناں
اربع عناصر تھیں جس کِیتا گوناگوں حیواناں

قُدرت تھیں جس باغ بنائے جگ سنسار تمامی
رنگ برنگے بُوٹے لائے کجھ خاصی کجھ عامی

حکم اُہدے بن ککھ نئیں ہِل دا واہ قُدرت دا والی
جیا جون نگاہ اوہدی وِچ ہر پتہ ہر ڈالی

آپ مکانوں خالی اُس تھیں کوئی مکان نہ خالی
ہر ویلے ہر چیز محمدؐ رکھدا نِت سنبھالی

آپے دانا آپے بیناں ہر کم کردا آپے
واحد لا شریک الٰہی صفتاں نال سیہاپے

رب جبّار قہّار سُنی دا خوف بھلا اُس بابوں
ہے ستّار غفّار ہمیشہ رحم اُمید جنابوں

صُمٌّ بُکمٌ رہن فرشتے کس طاقت دم مارے
در اوہدے تے عاجز ہو کے ڈھین بزرگ وچارے

بادشاہاں دے شاہ اُس اَگے موہنہ مَلدے وچ خاکاں
اوگنہار کہایا اوتھے سچیاں صافاں پاکاں

واہ واہ صاحب بخشنہارا تک تک اَیڈ گناہاں
عزّت رزق نہ کھسّے ساڈا دیندا فیر پناہاں

لُطف کریندا کم کنندہ ہر دم کاج سنوارے
سب خلقت دا راکھا اوہو بھیت پچھانے سارے

ناروں چا گلزار بنایا ابراہیم نبی تے
گنتی کریئے کی محمدؐ کردا لطف سبھی تے

کھوہ سٹا کے آپ محمدؐ پیغمبر کنعانی
باراں سالاں دی کڈھ قیدوں فیر دِتی سلطانی

سب وڈیائی اُس نوں لائق بے پرواہ ہمیشہ
ہکناں تاج سعادت دیندا ہکناں بد اندیشہ

دانا بینا زوراور ہے نالے بخشنہارا
ہر دم مدد رُوحاں نُوں دیندا عقلاں نوں چھکارا

اِکناں نُوں ایہہ تنگی دیندا روٹی باجھوں مر دا
اِکناں نُوں اَن مِنے خزانے غیبوں اَگے دھردا

جو چاہندا سو کردا آپو کوئی نہ حاکم اُس دا
جان دیوے تاں زندہ بندہ کڈھ لوے تاں کھس دا

اوہو صاحب مُلکاں والا اَسیں تُسیں سبھ بندے
ہر اِک دا رکھوالا آپے کیا چنگے کیا مندے

حکمت حکم اوہدے تھیں بھریا ایہہ تمام پسارا
حکموں ظاہر اوہلے کیہہ انے جان دا اے جگ سارا

تُوں بے اَنت سچے رب سایاں دھن خدائی تیری
مُول کسے نے اَنت نہ پایا ایڈ لکائی تیری

حکم تیرے بِن ککھ نہیں ہلدا جو چاہویں سو ہندا
جس نوں آپ دلیری بخشیں اوہ میدان کھلوندا

مٹّی وِچوں کڈھ وکھاوَندا سوہنے گُل ہزاراں
خاکو چاء اُچیرے کردا سرو بلند چناراں

رحمت دا مینہہ پا خُدایا باغ سُکا کر ہریا
بُوٹا آس اُمید میری دا کر دے میوے بھریا

مٹھا میوہ بخش اجیہا قدرت دی گھت شیری
جو کھاوے روگ اُس دا جاوے دُور ہووے دلگیری

سدا بہار رہوے اِس باغے کدی خزاں نہ آوے
ہوون فیض ہزاراں تائیں ہر بھکھا پھل کھاوے

سبھے تک تینوں طلب محمدؐ اِس رستے ٹر اٹریا
مُڑ آون دی رکھ نہ رکھیں ایتھوں کوئی نہ مڑیا

اوّل حمد خداوند تائیں جو خلقت دا سائیں
نابُوودوں جس بُود بنایا ہر اِک صورت تائیں

دو حرفاں تھیں پیدا کیتے لوح قلم جگ سارے
کُنْ فَیَکُوْن محمدؐ بخشا واہ قُدرت دے کارے

آپ کاریگر خواہش کر کے اربعٔ عناصر گوئی
تِن قسماں پیدائش اوتھوں رنگ برنگی ہوئی

اِک جماد ہوئے اُس وِچوں ناں اوہ ہلدے جلدے
ہور نبات حیات نہ مردے پُھلدے پَھلدے جُھلدے

حیوانات کیتے فِر تیجے صاحب جسماں جاناں
قِسم ہزار اٹھاراں کیتی دُنیا تے حیواناں

صورت جُدا جُدا ہر اِک دی علم اُہدے وِچہ آئی
رنگا رنگ بنائے کھانے دیندا ہر ہر جائی

ہر اِک جون حباب اوہدے دی جان جسم وچہ پائی
قوت قوت مروت کولوں ثبت ثبوت کرائی

صورت سیرت آپو اپنی دِتی ربّ پیارے
ایک کیڑے وِچ پیّراں رُلدے ایک پر بخش اُڈارے

اکناں دے سِر تاج ٹکائے ہُد ہُد شاہ یگانے
اِکناں گل وِچ طوق سیاہی پھردے چور بیگانے

ایک بُلبل وِچ باغ دے جا کے کردی پھُل نظارے
ایک گھر سو وِچ قید پنجر دے ضائع عمر گزارے

ایک پتنگ چراغاں اُتے جان کرن قربانی
آتش شوق اَلمبے کولوں بدن ہووے نُورانی

اِک پر دار پکھیرو ہو کے چام چڑک بے چاری
اتھاں چوہا نھیرے دے وِچ روشنیوں بیزاری

قدر بقدری قوت ہر نوں بخشی بخشنہارے
ہمت دا لک بنھے ناہیں دوس کہنیں پر مارے

خاک ہویاں نوں دُوجی واری مُڑ کے زندہ کرسی
وِچہ میدان قیامت والے ہر کوئی لیکھا بھرسی

نہ کوئی رو ملاحظہ اوتھے نہ کوئی عُذر بہانہ
جو کجھ کرسیں سویو ملسی ڈاہڈا عدل شہانہ

اوکھی گھاٹی مشکل اندر محمد بِن کوئی نہ والی
آپ مسبّب نال سبباں غموں کریں خوشحالی

مَیں عاجز تے کرم کمائیو کیتائی رحم رحیماں
تُوں ہیں ساتھی بے کساں دا لیناں سار یتیماں

اوّل حمد خداوند والی ، والی جو جگت دا
جس گردوں سرگرداں کیتا دِنے تے راتیں وت دا

اُپر انبر تنبو تانے بِن تھمّاں بِن لاہاں
آرام زمین کھلہاری میخاں مار ہیٹھاہاں

پانی تھیں چا عرش بنایا آدم کیتا خاکوں
جان ایمان دِتے اُس تائیں اپنے نُوروں پاکوں

کم تمام میسّر ہوندے نام اوہدا چت دھریاں
رحموں سُکے ساوے کردا قہروں ساڑے ہریاں

حمد و مناجات

اوّل حمد خداوند تائیں بخشن ہار گناہاں
ظلم بے ادبی جویں کیتی بخشش اُس دی چاہاں

اوکھی گھاٹی مشکل اندر مدد بن کوئی نہ والی
آپ سببّ تے نال سبباں غموں کریں خوشحالی

میں عیباں وچ عمر کھڑائی کر کر کاغذ کالے
فِر اُمید نہ توڑیں ربّا کر کرم دے چالے

سر تے پنڈ گناہاں والی قد میرے تھیں بھاری
خونی ندی اجل دی اَگے نہ میں تلہہ نہ تاری

فضل کریں تاں ڈھوئی سائیاں عدلوں نہ چھٹکارے
کرم تیرے دی لکھی اُتے پاپ کمائے بھارے

جو کیتا سو بھلیاں کیتا سر پر میں تقصیری
بدبختاں دے کم کمائے کر کر دیس فقیری

تُوں سب عیب چھپائی رکھے پردہ مُول نہ چایا
عزّت رزق بدن وچ میرے کجھ نقصان نہ پایا

ناں اَشنائی نال ملاحاں پلّے نئیں مزدوری
کون لنگھائے پار بندے نوں جاناں کم ضروری

عملاں والے لنگھ لنگھ جاون کون چڑھاوے مینوں
پار چڑھاں جے رحمت تیری ہتھ پکڑاوے مینوں

نسّن چھپن کِتے نہ ہندا سر مونہہ اَگے دھریا
قہر کریں تے کوئی نہ چارا رحم کریں تاں تریا

توں ایں دائم بخشنہارا پاپی اساں ہمیشہ
پکڑ کریں تاں کد چھٹکارا کوتاہ فکر اندیشہ

ساری عمر اچاپت چائی کھٹی بُرے عمل دی
کاغذ چھیک گناہاں والا کانی پھیر فضل دی

لکھیں خیر تُساڈے لیندے بِن منگے بِن لوڑے
دین دوآن سبھو ہتھ تیرے کوئی نہ ٹھاکے ہوڑے

میں پاپی شرمندہ جھوٹھا بھریا نال گناہاں
اِکو آس تساڈے در دی ناں کوئی ہور پناہاں

میں اَنھاں تے تِلکن رستہ کیونکر رہے سنبھالا
دھکے دیون والے بوہتے تُوں ہتھ پکڑن والا

کئی واری میں توبہ بھنّی میں ہاں بے اعتبارا
فِر تیرے در توبہ کیتی بخشیں بخشنہارا

مونہہ کالا شرمندہ عاصی کیہہ تیرے در آواں
مجرم تھیں چا محرم کرنا تیرا فضل سُچاواں

بن آئی جند نکلے ناہیں کوئی جہان نہ جھلدا
ڈاہڈے دے ہتھ قلم محمدؐ وس نہیں کجھ چلدا

توڑے ہاں بدکار گناہی اسیں بندے منہ کالے
پھر وی دائم فضل ترے دیاں آساں رکھن والے

توں غریب نواز ہمیشہ اسیں بندے درماندے
کرم کریں تے ہے چھٹکارا بھکھے ہاں کرماندے

اکو تیری اوٹ خدایا ہور نہیں کجھ سجھدا
جس دیوے نوں آپ توں بالیں کد کسے تھیں بجھدا

جس ویلے رب مہریں آوے ڈھل نہ لگدی ماسہ
وتعز من تشاء واہ واہ اس دا پاسہ

رحمت دا جد پانی لگا تاں ہویا ایہہ ہریا
ہر ہر لائی نے پھل پایا سرودھرتی جد دھریا

گُنہ اوہدی نوں کوئی نہ پہتا عاقل بالغ داناں
در جس دے سر سجدے سُٹے لوح قلم اسماناں

جو جو رزق کسے دا کیتوس لکھیا کدے نہ ٹالے
لکھ کروڑ تکے بریائیاں فِر وی اونویں پالے

بادشاہاں تھیں بھیکھ منگاوے تخت بہاوے گھاہی
کجھ پرواہ نہیں گھر اُس دے دائم بے پرواہی

ہر در توں دُرکارن ہوندا جو اُس در تھیں مُڑیا
اوسے دا اُس شان ودھایا جو اُس پاسے اُڑیا

دوئے جہان اسماں زمیاں جو وافر بے اوڑے
وچ سمندر اوہدے دے ہک قطرے تھیں تھوڑے

کھانے پا بہایوس چوکی ڈاہ زمیں دا پلاّ
سجن دشمن چنگے مندے دیندا ناں دھر کلاّ

بے جے اوہ قھر کماون لگدا کون کوئی جو چھٹ دا
رحمت اس دی جگ وسائی ہر ہک نعمت لُٹ دا

مان کریندیاں مان تروڑے مسکیناں دا ساتھی
کوہ قافاں وچ روزی دیندا سیمرغاں نوں ہاتھی

ناں جس کم کمایاں کیتیاں اوسے دولت کھٹیاں
ناں جس عیب گناہ کمائے اوسے رنجاں کٹیاں

جاں توں گم ہوویں وچ اُسدے اپنی چھوڑ نشانی
ایہہ توحید محمدؐ بخشا دَسّے کون زبانی

بے جے کوئی غرق نہ ہویا بھائی وحدت دے دریاوے
کیہہ ہویا بے جے آدم وسدا لیک نہ مرد کہاوے

لکھ گناہ تیرے در پچدے ایسا لطف غفوری
اَگے تیرے ہرکوئی عاجز کون کرے مغروری

اوہو صاحب مُلکاں والا اسیں تُسیں سبھ بندے
ہر اک دا رکھوالا آپے کیا چنگے کیا مندے

اَمر اوہدے بِن ککھ نہ ہلدا لکھ کرے کوئی زورے
آپ دے ئے توفیق چلن دی سبھّے اس دی ٹورے

اِک خداوند سرجنہارا کوئی نہ اُس دے جیہا
رکھن مارن والا اوہو ہوروں خوف کویہا

ہر ڈاہڈے تھیں ڈاہڈا آپے وڈّھ شمار حسابوں
بے نیاز اوہو جگ سارا منگن ہار جنابوں

اَسیں تُسیں ہر کم کمایئے نال اسباب ہتھیاروں
اس نے جے کجھ پیدا کیتا بن اَسبابوں یاروں

حکم اوہدے تھیں کوئی نہ نسدا اسیں حکم دے بندے
جاں دم کڈھ لئے اک پل وچ مُک جاون سبھ دھندے

کیتے رب سچے دے اُتے صابر شاکر رہنا
اُس بِن ہور نہیں کوئی والی ونج کیسے در ڈھینا

تختوں لاہ بہاوے قیدی ہو نمانے بہنا
دُکھیں بھریا حال محمدؐ فیر اوسے نوں کہنا

مشکل پاوَن والا آپوں آپوں ہے حل کردا
عاشق نوں لاء روگ پرم دا میئل سجن ول کردا

سکھیاں نوں اوہ دُکھ سہاوے پاوے وخت امیراں
اُڈ دے پنکھی قید کرائے چھڈے سخت اسیراں

وال برابر سیں نہ چاہیے حکم اوہدے وچ ہوییے
اُس بِن ہور نہ حاکم کوئی جس ذر جا کھلوییے

نام وراں دیاں ناماں اُتے نام تیرا سرناماں
گُنہ تیری وچ راہ نہ پایا کیا خاصاں کیا عاماں

اُس اَگّے کجھ دیر نہ لگدی سانوں مشکل بازی
عاجز ویکھ محمدؐ بخشا کرے غریب نوازی

کامل عشق خدایا بخشیں غیر ولّوں مُکھ موڑاں
ہکّو جاناں ہکّو تکّاں ہکّو آکھاں لوڑاں

بال چراغ عشق دا میرا روشن کر دے سیناں
دل دے دیوے دی رُشنائی جاوے وچ زمیناں

کیہہ کھٹیا کیہہ وٹیا اگے نہ کُجھ ہتھ نہ پلّے
بوہا منگ کریم سچے دا رکھ جھولی کجھ گھلّے

جگتوں باہرے پاپ کمائے لاء فقر دے جامے
تُوں سچّا میں جھوٹھا رہا کیا لیکھا کیا نامے

نعمت بوہت دِتّی تُدھ اتھے باہر لطف حسابوں
اوسے لطف ہلایا مینوں لگی آس جنابوں

سر تے پنڈ گناہاں والی قدر میرے تھیں بھاری
خونی ندی اجل دی اگے نہ میں تلہہ نہ تاری

آپے غم لگاوے سانوں آپ کرے غم خواری
آپ پھٹے چھک گلئیں سٹے آپ کریندا کاری

بادشاہاں دا شاہ کہاوے نال غریباں یاری
عسروں یسروں غریب نوازی کم سدا سرکاری

لوے بچا محمدؐ بخشا رب بچاون ہارا
آتش بلدی تھیں رکھ لیندا فضل کماون ہارا

وحدتُ الوجود

وحدت دا دریا وڈیرا جاں موجاں وچ آوے
ڈاہاں وکھریاں بھن ٹھناں ہکو لہر بناوے

قطرہ ونج پیا دریاوے تاں اوہ کون کہاوے
جس تے اپنا آپ گواوے، آپ اوہو بن جاوے

وحدت دے دریا وِچ پیناں کم نہیں ہر ہر دے
لکھ جہاز ڈُبے فِر مُڑ کے تختاں بار نہ دھر دے

اِک صورت وِچ سیرت پاوے اہل بصیرت تکدے
اُنہاں تائیں ستمگر بھائی قدر پچھان نہ کردے

ہر صورت وِچ جلوہ کر کے کردا خوب تماشے
کیہڑا تیتّر باز محمدؐ کون بٹیرے باشے

عاشق دے وَل کرے تجلّی فِر صورت وَل جاوے
پچھے ای دل جاندا بھجدا کوَن دقیقے پاوے

عجز نیاز اوتھے رکھ جاندا ناز ترے وچ صورت
یکتائی وچہ گھت جُدائی دَسّے نال ضرورت

مظہر ذات اپنی دا کیتا ایہہ انسان پیارا
بھج وڑیا جو سایہ اُسدے اُسدا ہے چھُٹکارا

باد صبا بن کون لیاوے خبراں گل دے یاروں
لکھ ہزاراں پھرن پکھیرو پھلے باغ بہاروں

کیہہ کجھ بات وحدت دی دساں قدر نہ میرا بھائی
ایہہ دریا اگے دا وگدا جِسدا لاہنگ نہ کائی

بلّھے شاہ دی کافی سُن کے ٹُٹدا کفر اندر دا
وحدت دے دریا دے اندر اوہ وی نال ہے تر دا

جنہاں اک گھٹ بھر کے پیتا وحدت دے مدھ لالوں
علم کلام نہ یاد نے رہندے گذرے قال مقالوں

آپو آپ رہیا اِس گھر وچ کوئی شریک نہ دُوجا
آپے ٹھاکر نام دھرائے آپ کریندا پوجا

آپے حاکم آپے رعیت مہر آپے پٹواری
کون بٹیرا کیہڑا باشہ کیہڑا میر شکاری

بادشاہاں نوں تختوں سُٹن کرن غریب نمانے
تاج غریباں دے سر رکھن واہ محبوب سیانے

آپے لُٹن آپے مارن آپے ذبح کر دے
آپ نوازن محرم کر کے تاج سرے تے دھر دے

آپے پاڑن آپے سیون آپ لاء بجھاون
آپ اُجاڑن شہر دلاں دے آپے فیر وساون

آپ دُکھاون دُکھے تائیں آپ کرن غمخواری
آپ حبیب طبیب دلاں دے دارو دین ازاری

واہ کریم اُمّت دا والی مہر شفاعت کردا
جبرائیل جیہے جس چاکر نبیاں دا سر کردا

اوہ محبوب حبیب ربّاناں حامی روز حشر دا
آپ یتیم یتیماں تائیں ہتھ سِرے تے دھر دا

جے لکھ واریں عطر گلابوں دھوئیے نت زباناں
نام انہاناں دے لائق ناہیں کیہہ قلمے دا کاناں

نعت اُنہاں دی لائق پاکی کد اساں ناداناں
مَیں پلیت ندی وِچ وڑیا پاک کرے تن جاناں

سبھّے نور اوسے دے نوروں اُس دا نُور حضوروں
اُس نوں تخت عرش دا ملیا موسیٰ نُوں کوہ طوروں

نُور محمد روشن آہا آدم جدوں نہ ہویا
اول آخر دونویں پاسے اوہو مَل کھلویا

پاک جمال اُہدے نوں ہکدے روح نبیاں سندے
حوراں ملک اُنہاندی خاطر خدمت کارن بندے

ولی جنہاں دی اُمّت سندے نبیاں نال برابر
اُمّت اُسدی نبیاں لوڑاں مُرسل ہور اکابر

خوبی شکل بلندی ہمت سچ گل نیک اعمالے
نسب پسند تے حسب پاکیزہ قوت عقل کمالے

نُور ندی وِچہ خوب نہائے دِتّی رب فصاحت
خلعت پہن نبوت والا بیٹھے تخت رسالت

عیسیٰ خاک تُساڈے در دی گھن تیمّم کروا
تائیوں دست مبارک تیرا شافی ہر ضرر دا

خال غلامی اُس دی والا لایا پاک خلیلے
جانی نوں قربانی کیتا مہتر اسماعیلے

موسیٰ ، خضر نقیب اُنہاندے اَگے بھجن راہی
اوہ سُلطان محمد والی مُرسل ہور سپاہی

اوگنہار طفیل تساڈے اسیں بہشتیں جایئے
رحمت اَتے لقاء مہر دا پاک جنابوں پایئے

ہور کسے کجھ نیکی ہوسی توشہ خرچ قبر دا
مینوں اِکو نام تساڈا گہنا روز حشر دا

تینوں قوت بخشی مولا سب خلقت بخشاویں
ہندے روز سوال نہ موڑیں نبی کریم کہاویں

دوست دشمن چنگا مندا جے کوئی ہوئے سوالی
کد کریماں دے در اُتوں مڑ آوے ہتھ خالی

رکھی جھول تساڈے اَگے پاؤ خیر یتیماں
اوگنہار پچھیں بھریا بخششیں نبی کریماں

خاطر اُسدی تخت سہایا اُچا عرش بریں دا
مجلس بیٹھن کان وچھایا سُچا فرش زمیں دا

طٰہٰ تے یٰسین الٰہی صفت تُساڈی کردا
سُخن نئیں کوئی ہندا میتھیں تیری شان قدر دا

ہر عزّت لولاکی تینوں کی میں صفت سناواں
آل اصحاب سمیت سلاماں ہور دُرود پچاواں

نوکر اُسدا سب جگ ہویا اوہ سلطان جہاں دا
نوری بدن مبارک اُسدا سرور شاہ شہاں دا

آدم جن ملائک حوراں سب طفیل اُنہاں دی
اوہ سلطان نبیاں دا ہویا ہر اِک چیز اُنہاں دی

آدم اَجے نہ ہویا آہا جاں اِس، نبی کہایا
اَنبر دھرتی دوزخ جنت خاطر اِس دی پایا

مہتر نوں سلمان تے موسیٰ جھنڈا اُسدا چاندے
اوس عزیز اَگے ہو بردے یوسف جیئے وِکاندے

سب صفتاں تھیں صفت وڈیری ہویا فضل حضوروں
کھلی عالی صفت مبارک پاک نبی دے نوروں

اوّل آخر تیک جنہاں دا شان نہ تھیندا ایہا
صلی اللہ علیہ وسلم دہن حبیب اجیہا

جس چیزے تے ہتھ لگاوے خیر تے برکت پاوے
اپنیاں اُنگلاں پاکاں وچوں تسیاں جل پلاوے

لکھ صلوٰۃ سلام نبی تے جو شفیع اَساہاں
جُرم سزاواں اوہدے پچھے ربّاں بخش پناہاں

پاک وجود شریف نبی دا مثل چراغے جیتا
ظُلمت کُفر جہالت اندر اللہ روشن کیتا

پکّا علم نبی نُوں دِتّا سب علماں وِچ کامل
ہر علمے دے مشکل مسئلے اُس تھیں ہوندے حاصل

ہے سلطان عرب دی نسبت اُمّی لقب تمہارا
عرب عجم سب بندے تیرے تُوں صاحب سردارا

تیغ زبان چلا عرب تے مِلی فصاحت تینوں
لائیں لُون شکار عجم دے خُوب ملاحت تینوں

تُوں ہیں باغ مُراداں والا پُھلّیں میوے بھریا
سُکّی لکڑ وِچ نہ سوہے گلشن جتھے ہریا

نام کلام تُساڈے لکھے لہندا چڑھدا
کی ہویا جے کِسے نہ ڈِٹھا آپوں لکھدا پڑھدا

دُور پھریندیاں نُوں پھڑ کریو اندر قُرب حضوری
کُفّاراں دا راہ ہنیرا خاص بنائیو نُوری

حسنِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کُرسی عرش نہ لوح قلم سی ناں سُورج چن تارے
تاویں نُور محمدؐ والا دیندا سی چمکارے

چودھویں دے چَن نالوں بوہتی چہرے نُور صفائی
جانِ حضرت مُکھ کرن برابر اُٹھے اوہدی رشنائی

چہرے دی رُشنائی کولوں اندر چانن سارا
ویکھ خوشی تھیں ہاسا آیا واہ واہ شاہ ہمارا

حضرت عائشہ نے فرمایا ایک دِن مُکھ نورانی
اتنا نُور نبی دے چہرے ویکھ لگی حیرانی

شب قدروں کیں حصے آیا نُور کناں اُس ویلے
کوئی محروم نہ ہووے شالا ہر نوں صاحب میلے

حُسن بازار اُہدے سَے یوسف بردے ہووکاندے
ذوالقرنین سلیماں جیسے خدمت گار کہاندے

پاک نبی دے گیسو اندر معجزسی ہر والوں
کی نشانی کارن دساں خبر ہووے اِس حالوں

دلبر دا مُکھ روشن دِیڈے ویکھن نال صفائی
بُہت بھلا اوہ ویکھن جیکر اَچن چیت وِکھائی

اُسدے مُکھ چوں نظریں آون بود نبود تمامی
وِچہ صفائی دے جگ دِسّن کیا خاصے کیا عامی

پاک وجود شریف نبی دا مثل چراغے جیتا
ظلمت کُفر جہالت اندر اللہ روشن کیتا

سورج وانگ نورانی متھا نظر نہ کیتی جاوے
سبے پتھر دل والا تکے اَکھیں پانی آوے

لالی ویکھ پیشانی والی داغ لگے گُل لالے
دند چٹے جیوں چنبے کلیاں موتی کرے اُجالے

صاحب حُسن جمال گھنے دا روشن چن پیشانی
کردا رات ہنیری تائیں وانگ شمع نورانی

جے لکھ صفت زبانوں آکھاں مُول نہ ہُندی پوری
پھل گلاب بہاری وانگوں دو رُخسارے نُوری

قد مبارک آہا میانہ ناں لمّاں نہ چھوٹا
نازک بدن رنگیلا جُثّہ بے انداز ناں موٹا

بدن مبارک وانگر چٹا جیونکر خالص چاندی
اِک دُوجے اعضا دے اُتے تابش پوے اُنہاں دی

اَوْ اَدنیٰ دے حرم سرا وچ جو محرم سَن پیارے
قابَ قوسین اونہاں نوں دِسّے وحدت تیر اُلارے

شیر دلاں نوں ہرناں وانگر مارن وقت شکارے
گوہڑے نین محمدؐ بخشا جو بن دے متوارے

ایسی نظر اَکھیں وچ آہی جیسی ہور نہ کسے
چانن اَتے ہنیرے اندر اِکو جیہا دِسے

دو رُخسارے صاف نورانی ہڈ باہر نہ دِسّے
ایہہ موزون مبارک صورت ہور نہ پائی کِسّے

متھّا بہت فراخ چمکدا ناں وٹ وچہ نہ بستہ
اَبرو سَن محراب کشادے لیک آہے پیوستہ

نُوری موتی دند مبارک بہت براق سفیدی
وِتھ دنداں وچ آہی جس تھیں نکلے لو نُوریدی

لمتیں گردن صاف رنگیلی وانگر چٹی چاندی
اِک دوجے تھیں دُور دو موہڈے دِسے وِتھ دونہاں دی

واہ سینہ بے کینہ آہا چیڑا لمّاں سارا
شکم مبارک مشکیں بھریا نال کدے ہموارا

بہت آہی خوشبو بدن وچ جو جو پاس کھلوندے
باس بہشتی اُسدی کولوں مغز معطر ہوندے

لکھ لکھ عاشق حُسن تیرے وچہ ہو حیران کھلوتا
اِک اِک نظر تیری تھیں ہر اِک سُچی لڑی پروتا

متھے دا چمکارا جیہا دسدا سی نورانی
جُتّے پاک وِچوں سی چڑھیا گویا چن اَسمانی

جاں وَل سُورج کردا آہا پاک نبی پیشانی
نُور نبی دا غالب آوے سورج ہووے نہ ثانی

سو سلیمان سکندر چاکر جاہ جلال اوہدے دا
لاکھ سرو آزاد ہے گولا نونہال اوہدے دا

لکھ جمشید فریدوں دارا نفر اقبال اوہدے دا
گل نبی محتاج نہ ثانی قدر مجال اوہدے دا

واہ سرور جے چاکر ہویا بدر ہلال اوہدے دا
حُوراں خال لگائے مُکھ تے رنگ بلال اوہدے دا

صُورت وچوں حُسن سجن دا پردہ کھولن والا
سیرت وچ جمال سائیں دا دِسدا خوب اُجالا

پاک محمد عربی یارو جس تھیں اوّل آخر
باطن اندر سبھ تھیں اوّل آخر سبھ تھیں ظاہر

سچّے رب تینوں وڈیایا کوئی نہ تیرا ثانی
تیرے حکم تھیں دوہیں جہانے روشن زمیں اسمانی

بیت
معراج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آئی رات مبارک والی بھاگ اساڈے جاگے
سجناں تے خوش مشکاں ڈُہلیاں دُشمن سر سہاگے

اَسماناں پر تارے روشن شمع چراغ یگانے
سکدیاں یاراں نوں آپونہتے سِکاندے پروانے

وحی وکیل لیایا سدّا نالے گھوڑا جوڑا
آملیے اِک جوڑ محمد تینوں قُرب نہ تھوڑا

لَوح قلم اَسماناں زمیاں دوزخ جنّت تائیں
کُرسی عرش معلّٰی ویکھیں سیر کریں سب جائیں

عزت قُرب تساڈا ویکھن حوراں ملک پیارے
نالے روح نبیاں سندے ہون سلامی سارے

دوزخ جنت وچہ اَسماناں جو خلق اللہ وسدی
پاک جمال تُساڈے کارن ہر دی جان ترسدی

ویکھ جمال حبیب میرے دا صدقے صدقے جاون
شرف سعادت پاون سارے شکر بجا لیاون

ہویا سوار براقے اُتے اوہ سلطان عرب دا
چائی واگ محبّت والی پھڑیا راہ طلب دا

لے لے نذراں مِلدے اَگوں رُوح تمام نبیاں
خدمت اندر حاضر ہوئے بدھے لک ولیاں

سَے سنگار کیتے سب حُوراں منگل گاون کملیاں
اَج جنجاں دا لاڑا آیا مَل مَل رکھو گلیاں

اَسریٰ دا سرگشت سرے تے افسر سی لولاکی
طاہا تے یٰسین پھلاں دا سہرا شرم تے پاکی

سوہنی جھنڈ معنبر سر تے چمکے نُور دکھانوں
سُرمہ سی مازاغ اکھیں وچہ گل تعویذ قرآنوں

نعت دُرود صلوٰۃ سلاموں چھٹیاں جھولن قطاراں
صلی اللہ علیہ وسلّم کرن نقیب پکاراں

چھوڑ اسمان زمیناں تائیں سرور گیا اگیرے
جتھے وی نہیں ونج سکدا ہٹ بیٹھا کر ڈیرے

سرور نے فرمایا اُس نوں جے توں ساتھی میرا
چل اگیرے نال اساڈے کیوں بیٹھوں کر ڈیرا

کیتی عرض فرشتے حضرت کون اسیں بیچارے
جے اِک گٹھ اگیرے ہوواں سڑ جاندے پر سارے

نہیں مجال اساڈی اگے چمکن نُور تجلی
ایسا قُرب تُساں نوں لائق جاہو ہک ہکلا

جتھے قدم تساڈا اوتھے ہور نہیں کوئی پجدا
اہل کمال جلال محمد توں ہی توں ہی سجھدا

سبھ کسے تھیں گئے اگیرے چا چا پردے نُوری
قاب قوسین او ادنیٰ تائیں پایا شان حضوری

جانی نال ملے دل جانی وِتھ نہ رہیا ذرّہ
خلعت تحفے ہدیئے لے کے آئے پھیر مقررہ

ایسا نبی جنہاں دا والی سو اُمت کیوں جھُرسی
عیب گناہ خطایاں بابت کیوں دوزخ وَل ٹُرسی

مہتر موسیٰ طُور دے اُتے چڑھ کہیا ربِ ارنی
سچّے رب فرمایا اُسنوں موسیٰ لاتنذرنی

اِس نوں چاہڑ براق سدایا کرسی عرشوں اَگے
قاب قوسین اَو ادنیٰ کہیا سُنیا سارے جگے

جدوں براق فرشتے آندا کارن خاص سواری
جاں شاہ چڑھن لگے تاں گھوڑے عرض گذاری

ابنِ عباس روایت کر دا شک ذرہ وِچہ ناہیں
بے جے دِیوے دی لوئی حضرت بہندے سان کداہیں

تاب نبی دا غلبہ کردا گھٹ دا تاب چراغے
سوہناں قد نبی دے جہیا سرو نہیں وِچہ باغے

جاں وَل سُورج کر دا آہا پاک نبی پیشانی
نُور نبی دا غالب آوے سُورج ہووے نہ ثانی

واہ سرور جے چاکر ہویا بدر ہلال اوہدے دا
حُوراں خال لگائے مُکھ پر رنگ بلال اوہدے دا

سُورج روشن ہک چمکارا نُور جمال اوہدے دا
خُوشبو دار پیراہن گُل دا عکس رومال اوہدے دا

لعل پتھر وِچہ کردا جلوہ حُسن کمال اوہدے دا
دُرِ یتیم سِپّاں وِچہ پانی اَثر ظلال اوہدے دا

کُل مَلکاں دے پر اوڑندے مُل ہِک وال اوہدے دا
تاں کُل سرخُرو ہویا جی ہمرنگ آل اوہدے دا

سو سلیمان سکندر چاکر جاہ جلال اوہدے دا
لاکھ سرو آزاد ہے گولا نونہال اوہدے دا

لکھ جمشید فریدوں دارا نفر اِقبال اوہدے دا
کُل نبی محتاج نہ ثانی قدر مجال اوہدے دا

سب دینداراں تاج ٹِکایا سر پر ڈال اوہدے دا
راہ بیناں دا سُرمہ گھٹا راہ پامال اوہدے دا

مُرسل دست آویز پکڑ دے پاک دوال اوہدے دا
رُستم سام نہ جھلدے اَگا شیر جدال اوہدے دا

کُل عالم سِر صِدق جو بن بے مثال اوہدے دا
کچے لاکھ پکائے ہکّو سوز اوبال اوہدے دا

لکھ عاقل دیوانہ ہویا مدّھ حلال اوہدے دا
اوہو ذوق محمد منگے شوق وصال اوہدے دا

کی کجھ نعت تساڈی آکھاں خلقت دے سردارا
لاکھ صلوٰۃ سلام تیرے تے لکھ درود ہزارا

بیت
معجزات

معجزہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

نمازِ علی علیہ السلام کے لئے سورج کی واپسی

فتح کیتا جد پاک نبی نے خیبر دا گڑھ پکّا
مومن نال خُوشی دے بیٹھے پیا جھوداں دھکا

شاہ علی دے گوڈے اُتے سرور سِر سی دھریا
اس حالت دی مستی اَندر رب دا وحی اُتریا

حضرت نال وحی مشغولی دِسّن باہروں سوئے
دِیگر وقت فرض دا چلیا شاہ متفکر ہوئے

جے ہلّاں تاں پاک نبی نُوں ہوسی بے آرامی
نہیں تاں فرض قضا ہووے گا متھے لگ سی خامی

شاہ علی نُوں اس فکر وِچ غم دی آتش تایا
دوہاں وَلاں تھیں رہ نہ آوے کیکر کراں خُدایا

اوڑک ایہہ قبول کیتو نے یار ولّوں رہ آوے
یار ہووے دِلگیر محمد گھوہ عبادت پاوے

تقصیروں دِل گیر نہ ہونوں شالا یار یگانے
ہور عذاب سِرے پر دھرساں پوے نہ بھنگ یرانے

ویکھدیاں دِن لتھا اوتھے حضرت شاہ نہ ہلّے
ہوئی قضاء نماز عصر دی غم تھیں آسو چلّے

جدوں فرشتہ رُخصت ہویا سرور اُٹھ کھلویا
شاہ علی نُوں روندا تک کے پچھن کہو کی ہویا

کیوں تُوں ٹھنڈیاں آہیں ماریں کیوں ہنجواں پر روندا
درد رسیدہ نالہ تیرا پتھر سخت پروندا

کہو کی درد اَجیہا لگّا زردِ کیتیوں جس مَردا
حال بے حال ہویا کیوں تیرا بیدن دس اَندر دا

شاہ علی فرمایا اَگوں سُنتوں پاک رسُولا
جان تیرے توں صدقے جاوے اللہ دے مقبولا

ہوئی نماز قضا عصر دی اوس نقصانوں روندا
کدہُن سُورج میرے کارن مُڑ کے چڑھ کھلوندا

حضرت غم عل یدا تک کے لگّے کرن دُعائیں
ربّا سُورج دیگر اُتے چھپ دے آن وکھائیں

کرے اَدا فریضہ حیدر دُور ہووے غم اُسدا
نہیں تاں ایہہ جوان رنگیلا خوف گنوں ہُن کُسدا

سُورج ربّ لیاندا باہر مغرب ولّوں مُڑ کے
دیگر اُتے آن کھلوتا ہویا سلام اُوڑ کے

حضرت شاہ نماز گذاری تاں پڑھیا شکرانان
معجز پاک نبی دا ہویا روشن وِچ جہاناں

بیت
شانِ صحابہ رضی اللہ عنہم
و
اہلبیت علیہم السلام

بخش محبّت آل اپنی دی مست کریں اس جاموں
مِلے شہادت نال اِرادہ رکھ ہر رنجوں عاموں

تُدھ پر ہون درود اللہ دے آل اولاد تیرے تے
پیرواں اصحاباں اُتے پہن بنیاد تیری تے

پیر مرید صدیق اکبر سن پہلے یار پیارے
حق جنہاں دے ثانی اثنین اذ ہما فی الغارے

یار دوجا فاروق عمر سی عدل کیتا جس چڑھ کے
ایہہ شیطان رجیم رُلایا پنجے اندر پھڑ کے

شب بیدار غنی سی تریجا جامع جو قرآنی
عثمان ذوالنورین پیارا مہتر یوسف ثانی

چوتھا یار پیارا بھائی خاصہ دل دا جانی
دُلدل دا اسوار علی ہے حیدر شیر حقانی

ستر دو بہتر واری راہ اللہ دے وکیا
دو لے امام دِتے راہ مولیٰ فیر صبر کر ٹکیا

ربّا انہاں اماماں پچھے جو گُل لال نبی دے
پاک شہید پیارے تیرے افسر آل نبی دے

اِکناں عشق تیرے دے پیتے بھر بھر زہر پیالے
خنجر بھاگ محبت والی اِکناں بدن حلالے

ہُندی قوت زور نہ لایا بیٹھے من رضائیں
پانی باجھ پیاسے چلّے دین دُنی دے سائیں

عشق تیرے وچہ گھائل ہوئے مائل حسن ازل دے
سر دِتے پر سی نہ کیتی شادی کرکر چلدے

پیر سُنے وچہ نیر عشق دے بیڑا میرا تاریں
میں عاجز مسکین بندے نوں نال ایمانے ماریں

توڑے رو سوال کریسی توڑے عرض قبولے
میں وی دو ہیں جھانی پھڑیا دامن آل رسولے

دین اسلام محمد تائیں قوت بخش پرانے
دامن آل تیری دا پکڑاں ہتھ دیہو سترانے

لکھ صلوٰۃ سلام اوہناں تے ہر فجری ہر شاماں
آل اولاد اصحاباں اُسدیاں ہون دُرود سلاماں

استغاثہ

یا نبی اللہ جے کجھ دتا قدر تینوں رب والی
ذرّے جتنا گھٹ دا ناہیں جتھوں ہندا حالی

اوگنہار طفیل تساڈے اسیں بہشتیں جائیے
رحمت اتے لقاء مہر دا پاک جنابوں پائیے

ہور کسے کجھ نیکی ہوسی توشہ خرچ قبر دا
مینوں اِکو نام تساڈا گہناں روز حشر دا

تینوں قوت بخشی مولا سب خلقت بخشاویں
ہوندے زور سوال نہ موڑیں نبی کریم کہاویں

دوست دشمن چنگا مندا جے کوئی ہوئے سوالی
کد کریماں دے در اُتوں مڑ آوے ہتھ خالی

رکھی جھول تساڈے اَگے پاوَ خیر یتیماں
اوگنہار کوچجیں بھریا بخشیں نبی کریماں

کیتی بے فرمانی تیری بھلا پھرے وس راہوں
نام اللہ دے بخش بے ادبی ناں کر پکڑ گناہوں

سخن نہیں کوئی ہندا میں تھیں تیرے شان قدر دا
طاہا تے یٰسین الٰہی صفت تساڈی کر دا

بہت صفت لولاکی تینوں کی میں صفت سناواں
آل اصحاب سمیت سلاماں ہور دُرود پچاواں

آل اولاد تیری دا منگتا میں کنگال زیانی
پاوَ خیر محمدؐ تائیں صدقہ شہ جیلانی

شیرِ خدا مولا علی علیہ السلام

چوتھا یار نبی دا پیارا خاصہ دل دا جانی
دُلدل دا اَسوار علی ہے حیدر شیر حقانی

لحمک لحمی دمک دمی شان جہدے وچ آیا
سخی بہادر جگ وچ نادر جسدا عالی پایا

ذُوالفقار جہناں نوں اُتری خلعت فقر حضوروں
جگ جہان ہوئی رشنائی شاہ مردان دے نوروں

میرے پیر علی دے اَگے بُتاں سیس نوائے
خیبر دا در توڑ کے مولا ڈنکے دین وجائے

غالب شیر اللہ دا سوہنا بھائی پاک نبی دا
گنتی وچ نہ آوے ہرگز رُتبہ شاہ علی دا

نام اُہدا سُن زور ہے ٹُٹ دا دیوواں تے عفریتاں
نعرہ سُن کے کُوٹ گرن گے پوسی بھاج پلیتاں

دُلدل دا اسوار رہوے گا خیبر دُل دُل کرسی
دُلدل سُٹ سی لکھ کفارا جت پاسے منہ دھرسی

چوٹ اُہدی نوں کوئی نہ جھلّے دشمن ملن منجا
سَے رُستم لکھ بہمن ثانی جھل سکن نہ پنجہ

زور اوہدا کوئی جھل نہیں سکدا فاتح ہر میدانوں
دین اسلام ہے پکا کیتا کڈھ کے کفر جہانوں

حیدر صفدر شیر بہادر شاہ دلیر سپاہی
سَے سورج تھیں روشن ہوسی کرسی دُور سیاہی

زمیناں تے اَسماناں اُتے نوبت اُسدی کھڑکی
حوراں ملک نقیب ہوون گے جس پاسے اُٹھ فُرسی

بیت
شانِ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ

آل اولاد تری دا منگتا میں کنگال زنانی
پاوَ خیر محمدؐ تائیں صدقہ شاہ جیلانی

واہ واہ میراں شاہ شہاناں سید دوہیں جہانی
غوث الاعظم پیر پیراں دا ہے محبوب ربانی

آل نبی اولاد علی دی سیرت شکل اونہاں دی
نام لیاں لکھ پاپ نہ رہندے میل اندر دی جاندی

سَے برساں دے موئے جوائے سُکے نیر وگائے
کھسے رُوح فرشتے ہتھوں لکھے لیکھ مٹائے

غوثاں قطباں دے سر میراں قدم مبارک دھریا
جو دربار اِنہاں دے آیا خالی بھانڈا بھریا

اوس محبوب الٰہی جیسا جگ تے سخی نہ کوئی
مشت نمونہ سر خرداروں اِک دن کیسی ہوئی

ڈِیگر ویلے اک مریدے کیتی عرض ضروروں
یا حضرت اَج کوئی سخاوت ڈِٹھی نہیں حضوروں

باطن اندر کیتی سائیاں سانوں نظر نہ آئی
یا کوئی ہور اَسرار اجیہا جیس دیہاڑ لنگھائی

حضرت نے فرمایا شخصا ہے لکھ باطن کیتی
لیکن تُساں ڈِٹھی نہ کوئی جو بیتی سو بیتی

ظاہر وی کجھ دِساں تینوں پل نہ جاندا خالی
ایہو جئی ہمیش سخاوت کھڑ دی روز سوالی

ست ویہاں کوئی عاصی مجرم چُن چُن بُرے لیاؤ
نظر اساڈی اَگے رکھو ساعت ڈِھل نہ لاؤ

خدمت گاراں پکڑ لیاندے اوگنہار نکارے
میراں نظر کرم دی کیتی غوث بنائے سارے

اک کوئی ولی اللہ دا ہو رو کے تقصیراں
چور اُچکا تے منہ کالا پیر بنایا پیراں

جتول جاوے نکے وڈھے لوک سبھو درکارن
ایہہ مردود الٰہی مندا آیا ہے کس کارن

منگیاں خیر نہ پیندا کدھروں نہ مِلدا گھٹ پانی
بھکھا تے ترہایا وت دا پکڑی چال نمانی

ترے سے سٹھ (۳۶۰) ولی دی قدمیں لگا وارو واری
اوہ تقصیر معاف نہ ہوئی دن دن ودھ قہاری

صاف جواب ولیاں دِتا تکوں مردود جنابی
سچے کوئی کرے شفاعت تیری اوسدی باب خرابی

اَوڑک اِک ولی نے کہیا جا بغداد سہاوے
اوہ میراں محبوب خدا دا مَت تینوں بخشاوے

موہنہ کالا کر گیا نماناں حضرت دی درگاہے
حق اوہدے وچہ رحمت منگی میراں شاہنشاہے

ہویا حُکم جنابوں میراں ناں کر اِس دی یاری
جو اوپر اللہ اس دا کرسی اوسدے باب خواری

ایس گلوں محبوب الٰہی رُس ہویا مڑ راہی
جاں اِک حکم اُٹھایا اونویں ہویا حکم الٰہی

ایہہ مردود زیانی بخشاں ہور ہزار اجیہا
رُس نہیں محبوب پیارے مینم تیرا کیہا

دُوجا قدم اُٹھایا حضرت فیر کہیا رب والی
دو ہزار اجیہا بخشاں نالے ایہہ سوالی

تیجا قدم مبارک چایا آیا حکم حضوروں
ترے ہزار تے اِک ایہہ وی واصل کرساں نوروں

تیرا کیہا کدے نہ موڑاں اے محبوب یگانے
اوہ ساری جدّ قطب بنائے پیر پڑھے شکرانے

ایسی عزّت خاطر تیری رب دے خاص عزیزا
آس تساڈی رکھاں میں وی اوگنہار ناچیزا

سیوا دار تساڈا حضرت کوئی نہ رہیا خالی
سخی دوار تساڈے اُتے میں کنگال سوالی

لکھاں خیر تساڈے لیندے بن منگے بن لوڑے
دین و دان سبھو ہتھ تیرے کوئی نہ ٹھاکے ہوڑے

میں پاپی شرمندہ جھوٹا بھریا نال گناہاں
اِکو آس تساڈے در دی تاں کوئی ہور پناہاں

میں انھاں تے تِلکن رستہ کیونکر رہے سنبھالا
دھکّے دیون والے بوہتے تُوں ہتھ پکڑن والا

توں پکڑیں تاں کوئی نہ ویکھے پہنچ شتابی کر کے
گھمن گھیر اندر مَن تارو لگ ناں سکاّں تر کے

تِلک تِلک کے منہ سر بھریا گندی گلی گیا ہاں
تکدے لوک تماشے حضرت میں بے حال پیا ہاں

پاک نہیں ہتھ پکڑا اُٹھاندے بھر لویں نال پلیتی
یا میراں کی حال بندے دا جے تدھ سار نہ لیتی

چوراں نُوں تُوں قطب بنایا میں وی چور اُچکاّ
جس در جاواں دھکّے کھاواں اِک اور تکا

سُن فریاد پیراں دیا پیرا دھکا دئیں نہ مینوں
بیکساں دا والی توہیں شرم دِتی رب تینوں

آپ مہارے پچھے پیاں سُٹ نہ جائیں مردا
عرض کریندے لائق شاہا سخن نہ میں تھیں سردا

عرض کراں شرمندہ تھیواں کی میں کراں ککارا
منہ میرا کد عرضاں لائق ناقص عقل بے چارا

مَت کوئی سخن اَن بھاناں نکلے عاجز مفت مریواں
رکھو قدم میرے سر حضرت سدا سکھالا تھیواں

بچیاں دے سر صدقے میں وَل نظر کرم دی پاوَ
شاہ مقیم محمد پچھے پاک جمال وکھاوَ

میں وی جاناں اوگنہاراں لائق نہیں جمالاں
تینوں سب توفیقاں حضرت نیک کرو بدحالاں

وچ نفحات الانس کتابے لکھیا حضرت جامی
جیہڑے عارف کامل ہوئے جانے خلق تمامی

قدم مبارک والا مسئلہ بالتفصیل سُنایا
جس جس ولی روایت کیتی اوسدا نام لکھایا

حاضر غائب سب ولیاں نے نال اِرادت خاصی
سر اکھیں پر قدم ٹکائے جو منکر سو عاصی

وچہ حیاتی بعد مماتی فیض شہاں دا جاری
پان اِرادت مند حضوروں دم دم مدّد یاری

روز جمعہ دے ممبر اُتے سیّد عبدالقادر
اِک دن خطبہ پڑھدے ہویا حکم الٰہی صادر

اے محبوب پیارے میرے نہیں کسے تھیں ڈرتوں
سب ولیاں دی گردن اُتے قدم مبارک دھرتوں

جے کوئی تیرے قدم مبارک سر گردن نہ چاسی
فقر اِیمانوں خارج ہو کے دِین دُنی تھیں جاسی

تاں فِر ھٰذا قدمی کلمہ حضرت بول سُنایا
ہر اِک ولی ولایت والے سِر نیواں کر چایا

سُخن کسے دے ہیرے موتی کوئی جواہر لعلاں
ہِک چراغ ہِک شمع محمد ہِک مانند مثالاں

عشق دیاں گلاں

عشق بہادر کِسے ناں ولیا ناں بچیا کوئی لڑ کے
شاہ منصور اَنا الحق کہنوں رہیا نہ سُولی چڑھ کے

عاشق دا جو دارُو دسّے ، باجھ ملاپ سجن دے
اوہ سیاناں جان اَیاناں روگ نہ جانے مَن دے

حیدر عشق زور آور سب توں قتل کریندا اَڑیاں
جے کوئی صلح کرے سو چھڈے کوئی نہ بچدا لڑیاں

جنہاں درد عشق دا ناہیں کد پھل پان دیداروں
جے رب روگ عشق دا لاوے لوڑ نہیں کوئی داروں

عاشق بنن سکھا لا ناہیں ویکھاں نیوں پتنگ دے
خوشیاں نال جلن وچ آتش موتوں ذرا نہ سنگ دے

عشقے اندر صبر نہ رچدا ، سورج میل نہ لگدی
بحر سمندر کر نہیں سکدا پردہ پوشی اَگ دی

زُلف اندر سَے سنگل کُنڈے کردے قید دِلاں نوں
پیر عشق وچ پا محمد کون بچے خفقانوں

دِل مومن دا شیشہ بنیا اِک دوجے دے کارن
پر جے سان عشق دی دھر کے خوب زنگار اُتارن

جے محبوب پیارا اِک دن وسّے نال اَساڈے
جاناں اَج ہُما پکھیرو پھاتا جال اَساڈے

اِک تگاوا عشق ترے دا دُوجی بُری جدائی
دُور وسیندیا سجناں مینوں سخت مصیبت پائی

عاشق دی معشوقاں اَگے چوری عرض پچائی
باجھ پیا تھیں بھیت سجن دا ہوراں نہیں سُنائی

لمّیں رات وچھوڑے والی پل جھل سکھیاں جانے
جو کوئی قید عشق دے اندر قدر اوہو کجھ جانے

عشق زور آور تے مونہہ تاناں گھوڑا باجھ لگاموں
راہ گمراہ نہ ویکھ محمدؐ بھج دا جا مقاموں

جے توں طالب راہ عشق دا چھڈ وہماں وسواساں
ہمت دا لک بنھ محمدؐ رکھ آساں پیا پاساں

آدمیاں دا عشق محبّت قول قرار زبانی
اچرک توڑیں نال نباہو جاں جاں نویں جوانی

رحمت تھیں نا اُمید نہ ہوئیے تتے تا نہ کریئے
عشق خزانہ دونہاں جہاناں جے لبھے تاں جریئے

پردہ پاڑن شرم ہگاڑن ساڑن طعنے دے کے
عاشق کارن پکڑا اُڈارن مارن سوہرے پیکے

جس سر سِرّ عشق دا اوتھے شہوت مُول نہ ہَسدی
جس دل حُب سجن اُس وچ حُب نہیں ہر کسدی

عاشق دا رب عشق پکاوندا دم دم سُکھ سہوندا
رحمت لطف کماندا آپے مڑ مڑ پیا بچوندا

عشقے دی اے رسم قدیمی جلیاں نُوں اے جالے
اگلا زخم نہ مُولن دیندا ہور اُتوں چاء ڈالے

جنہاں عشق بندے دا لگا صبر آرام نہ تنہاں
سُتے بیٹھے اُس دل ویکھن لٹ کھڑے سَن جنہاں

عشق جنہاں دے ہڈیں رَچیا رودن کار اُناہاں
مِلدے روندے وچھڑے روندے رُوندے ٹُردے راہاں

جس دل اندر عشق نہ رچیا گتے اُس تھیں چنگے
مالک دے در راکھی کردے صابر بھکھے ننگے

بھار عشق دا کسے نہ چایا ہر ہر عُذر بہانے
آکھ بلیٰ بلا گل پائی اِنسانے نادانے

جس دل اندر عشق سماناں اوس نہیں فِر جاناں
بھاویں سوہنے مِلن ہزاراں ناہیں یار وٹاناں

جھولی پا انگار محمدؐ کوئی بچا نہ سکے
عِشقاں مُشکاں تے دریاواں کون چھپائے ڈَکے

جتھوں کُوچ کریندے سوہنے لگیاں چھوڑ سرائیں
عاشق تائیں نظریں آون بھریاں نال بلائیں

کیہ کجھ بات عشق دی دساں قدر نہ میرا بھائی
ایہہ دریا اَگے دا وگدا جس دا لاہنگ نہ کائی

عشق مہار پھڑی ہتھ پکّی جنگل بجوہ پھراندا
نک نکیل پئی ہُن ایسی منّاں جو فرماندا

باجھوں اَکھر عشقے والے ہور نہ سبق پڑھائی
رب اُستاد میرے نوں دیوے نیکی تے وڈیائی

چھم چھم تیر پون تلواریں عاشق نہ ڈر دے رہندے
عشق پرہیز محمد بخشا نئیں کدے رَل بہندے

دُکھ ملامت عشقے اندر جیوں ککھ اندر اَگے
جیوں جیوں ککھ اَگ اندر پایئے بھڑک زیادہ لگے

واہ واہ بھاگ نصیب تنہاں دے یار جنہاں تے وِکیا
سچے عشق عاشق دے دل نوں پا مہاراں چھکیا

عِشقوں باجھ ایمان نہ رہندا کہن ایمان سلامت
مَر کے جیوے صفت عشق دی دم دم روز قیامت

عاشق لوگ نے ایہہ فرماندے شیشہ عشق رُوحانی
ایس وِچوں تک لیندے عاشق جو ورتی سرجانی

عشق قصائی چھری وگائی کوھندا دے دے لتاں
جو نہیں گٹھیں حکم اوسے کس پاسے نس وتاں

خاص انسان اونہاں نوں کہیے جہناں عشق کمایا
دھڑ سر نال نہ آدم بن دا جاں سِرّ نہ پایا

عشق کہیا میں بنھ بنھ کھڑیاں ہُند تھیں بھلیاں بھلیاں
مائی بابل پُت پِٹ تھکے واہاں مُول نہ چلیاں

جس نوں عشق کسے دا ہووے اُس نوں عیب نہ دِسدے
سجناں دے جو عاشق ہُندے عیب نہ ڈھونڈن اِسدے

بعض عاشق نے ہُن تک زِندے دُنیا اُتے وس دے
خاصاں تائیں نظریں آون عاماں بھیت نہ دس دے

موتوں سخت اُڈیک سجن دی عاشق جانن سارے
ساعت سال مثال محمد باجھ وصال پیارے

دُکھ تنگی سَن عاشق والی پاون سُکھ فراخاں
روندے ویکھ کھلوندے ناہیں ہَس ہَس کرن مزاخاں

پُل صراط عشق دا پَینڈا سو جانے جو بُر دا
آس بہشت دلیری دیندا نرگ وچھوڑا کر دا

جھلّن بار ملامت والے عشقے دے متوارے
بھکھا اُونٹھ ہووے مستانہ بھار اُٹھاوے بھارے

ہجر دیاں گلاں
(لے اوہ یار حوالے رب دے)

لے سجناں اَساں توڑ نبھائی جان دِتی رُاہ تیرے
حشر دیہاڑے شرماں تینوں پردے کج لئیں میرے

لے اوہ یار حوالے رب دے لگّی پئی جدائی
رب ملایا آن مِلاں گے ہور اُمید ناں کائی

لے اوہ یار حوالے رب دے مڑ کس جگ تے آوَنا
گلاں کر کر تیریاں سجناں جھوٹھا جی پرچاوَنا

لے اوہ یار حوالے رب دے میلے چار دِناں دے
اُس دن عید مبارک ہوسی جس دن فیر ملاں گے

مان نہ کریئے رُوپ گھنے دا وارث کون حُسن دا
سدا رہون نہ شاخاں ہریاں سدا نہ پھُل چمن دا

سدا نہ بھور ہزاراں پھرن سدا نہ وقت اَمن دا
مالی حکم نہ دے محمدؐ کیوں اَج سیر کرن دا

حسن مہمان نہیں گھر باری کیہہ اُسدا فرماناں
راتیں لتھّا آن کے سُتا فجریں کوچ کر جاناں

لمّیں رات وچھوڑے والی عاشق دُکھیے بھانے
قیمت جانن نین اَساڈے سجن قدر نہ جانے

جے ہُن دلبر نظریں آوے دھمیں صبح دھگانے
وِچھڑے یار محمدؐ بخشا رب کیویں اَج جانے

سدا نہیں مُرغابیاں بہناں سدا نہیں سرمانی
سدا نہ سیّاں سیئں گنداون سدا نہ سُرخی لانی

لکھ ہزار بہار حُسن دی اندر خاک سمانی
ایہہ جنئی پریت لگا محمدؐ جگ وِچ رہوے کہانی

کئی بہاراں ہو ہو گئیاں ڈھٹھے پت وچارے
کئی ہزاراں بھور گلاں دے کرکر گئے نظارے

جاندے کِتے نہ نظریں آوے گُل پھُل بھور ہزاراں
دستاراں سِر مٹی ہوئے سینکڑیاں سرداراں

لکھاں سرو آزاد اُچیرے ہو ڈھٹھے بِر بھرنے
لکھ لالے رنگ لعلاں والے گالے داغ ہجر نے

لکھ کروڑاں اَساں تھیں چنگے خاک ہوئی اس جائی
بے جگ ہووے ناں ہووے اتھے ہے پرواہ نہ کائی

جنہاں گھراں وچ عیش کیتے سَن رَل کے نال پیارے
اوہ گھر خالی کیوں گھر بھاون کھاون طرفاں چارے

تُوں بیلی تے سب جگ بیلی اَن بیلی وی بیلی
سجناں باجھ محمد بخشا سُنجی پئی اے حویلی

اِک تگاوا عشق تیرے دا دُوجی بُری جدائی
دُور وسیندیا سجناں مینوں سخت مصیبت پائی

لمّی رات وچھوڑے والی پَل چَل سکھیاں بھانے
جو کوئی قید عشق دے اندر قدر اوہو کجھ جانے

الوداع اُٹھ چلّے ساتھی ٹُٹی کونج اُڈاروں
نت اُداسی تے کُرلاسی کر کر یاد قطاروں

آسے آسے عمر گزاری جھلّے خار ہزاراں
مالی باغ نہ ویکھن دیندا آئیاں جدوں بہاراں

دُکھیئے دی گل دُکھیا سُن دا قیمت قدر پچھانی
کیہ دُکھیا جو دُکھیا اَگے دسّے نہیں کہانی

جیوں دُکھیئے نوں دُکھیا مِل کے ہنجو بھر بھر روندا
سُکھیئے تائیں تک کے سُکھیا ایسا خوش نہ ہوندا

سدا نہ شیواں وِکن بازاریں سدا نہ رونق شہراں
سدا نہ موج جوانی والی سدا نہ ندیاں نہراں

سدا نہ باغیں بُلبل بولے سدا نہ باغ بہاراں
سدا نہ ماپے حُسن جوانی سدا نہ صحبت یاراں

سدا نہ لاٹ چراغاں والی سدا نہ سوز پتنگاں
سدا اُڈاراں نال قطاراں رہن کدوں کلنگاں

سدا نہیں ہتھ مہندی رتے سدا نہ چھنکن ونگاں
سدا نہ چھوپے پا محمدؐ رل مِل بہناں سنگاں

سدا نہ تابش سورج والی جیونکر وقت دوپہراں
بے وفائی رسم محمدؐ سدا ایہو وچ دیہراں

شام ہوئی تے ڈیگر ویلا پنچھی وی گھر آئے
اوہ نہیں اوندے کدی محمدؐ جہناں نوں موت لے جائے

ہائے افسوس اُنہاں دا جیہڑے سِکدے ملن پیارے
سینے لاون اِک ہوجاون درد بھلاون سارے

ایہہ پروانہ موت لیاندا فانی جگ تغیری
دار بقا نوں ٹُریا سجن کر کے ویس فقیری

نیناں وچہ پئی غم غمزے غمزے کم غمازی
کیونکر چھپی رہوے محمد بانس چڑھے دی بازی

کیوں سفر اَجل دے ٹُریا عیب شتابی کر کے
مَیں پھڑ پیر رکاب نہ کھچی سر قدماں تے دھر کے

ٹُر گئے اَج دلدار دلاں دے وطنوں چک مہاراں
اُجڑی بستی نظریں آوے کنڈ دِتی جدوں یاراں

درد قصائی اندر وڑیا لے کے تیز کٹاری
ٹوٹے دل کلیجہ ہویا مَیں درداں دی ماری

اِک اُڈیا اِک پھاہی پھاتا حکمت کاری گر دے
دن چڑھے اَج پیا وچھوڑا طاقت نہیں صبر دے

اندر باہر بھانبڑ بلیا کِتے نہ دِسّے سر دی
ساعت گھڑی محمدؐ بخشا ثانی روز حشر دی

جِت ول ویکھاں درد المبے دھواں دھار غباری
کِتے آرام نہ نظریں آوے سڑ دی دُنیا ساری

کِتھے یار کِتھے رَل خوشیاں کون تتّی دا بیلی
خونی لہر اے شہر وسیندا دوزخ گرم حویلی

تَن کولہو دِل بکھڑا میرا درد تُساڈا تیلی
تتّی تاواں لا محمدؐ پیڑی جان اکیلی

پکڑی جان عذاباں جیونکر بیلنیاں وچ گنّاں
آکھاں رہو نہ رہاں محمدؐ صبر پیا بن بھنّاں

چہرہ زرد مٹی وچ ملیا اَکھیاں نیر چلائے
دلبر نوں آزار دلاں دے درداں نال سنائے

دن دن بھار ہجر دا اوہدا زور تحمل گھٹیا
جے چاہے گھر توڑ پچھائے راہ ناں جاندا سٹیا

جے سو پھولن غم دے پھولاں ورقاں داغ لگاواں
دردمنداں دے درد نہ مکدے جے لکھ گانے گانواں

ناں کوئی آس مِلن دی مُڑ کے کون آنے اس پاسے
چھوڑ گیاں نوں تروڑ پیارا کر کے کوڑ دلاسے

ولیاں دی شان
تے
نسبت دے شعر

ولی اللہ دے بھانڈا تک کے پاون خیر حضوروں
جیہڑا پاک غروروں خالی ، سو پُر کر دے نوروں

سچے مرد صفائی والے جو کجھ کہن زبانوں
مولا پاک ہے مَن دا اوہو پکی خبر اسانوں

ہر مشکل دی کنجی یارو ہتھ مرداں دے آئی
مرد دُعا کرن جس ویلے مشکل رہے نہ کائی

قلم ربانی ہتھ ولی دے لکھے جو مَن بھاوے
ولیاں نوں رب طاقت بخشی لکھے لیکھ مٹاوے

خشخش جِنّاں قدر نہ میرا صاحب نوں وڈیائیاں
میں گلیاں دا رُوڑا کُوڑا محل چڑھایا سائیاں

اوہ دلبر جو اِک لکھ اُتوں گولا لے لے مینوں
دو جہان کوئی دیوے سانوں اُس دا وال نہ دیئے

پردہ پوشی کم فقر دا میں طالب فقراواں
عیب کسے دے پھول نہ سکاں ہر اِک تھیں شرماواں

ہے سُلطان حسن دی نگری راج سلامت تیرا
میں پردیسی ہاں فریادی عدل کریں کجھ میرا

ٹُدھ بِن جان لباں تے آئی جھلیا درد بتھیرا
دیہہ دیدار محمدؐ تائیں جگ تے اِکو پھیرا

جنہاں دلبر پایا اوہناں نہ پرواہ کسے دی
وِچ گوشے توحید اِنہاں دے ناہیں جا کسے دی

دُکھ سدا سُکھ گاہ بگاہاں دُکھاں توں سُکھ وارے
دُکھ قبول محمد بخشا راضی رہن پیارے

دُکھ سدا سُکھ کدی کدائیں سُکھاں توں دُکھ وارے
دُکھ قبول محمد بخشا راضی رہن پیارے

سدا بہار رہے اِس باغے کدی خزاں نہ آوے
ہوون فیض ہزاراں تائیں ہر بھکھا پھل کھاوے

راتیں زاری کر کر رووَن نیند اکھیں دے دھوندے
فجرے اوگنہار کہاون ہر تھیں نیویں ہوندے

آل نبی اولاد علی دی پیر سید گیلانی
دستگیر جنہاں دا دادا کون تنہاں دا ثانی

گئے جو درگاہ اوہدی دے شیراں اُپر بھارے
پیراں دے سر پر محمد واہ واہ پیر ہمارے

پیراں دے درباروں پاوے دائم خلق مُراداں
مینوں وی کجھ شوق الٰہی بخشو سُن فریاداں

پیر مرے دی دُھم چوفیرے آون ولی سلامی
چُمن خاک کریندے خدمت دعوے کرن غلامی

جس تے تیرا سایہ پیرا اوگن دے گُن اُسدے
جانی دشمن دوست نے ہُندے جو دُکھی جو ہسدے

رحمت نظر تُساڈی جیکر میں تے ہووے سائیاں
بخشنہارے دی کی حاجت جو کجھ عیب خطایاں

جو چاہے سو لکھے سائیاں مالک لوح قلم دا
میں مسکین حوالے تیرے تُوں ضامن ہر کم دا

سدا محمد بخش نماناں ہلیا کرم فضل دا
تکیہ پر نہ محض تُساڈا نہ کجھ راہ عمل دا

جس سر ہے دستار تُساڈی میں وی اوسے در تے
خیر خیرات بیٹھا کھانواں جے کجھ چاہندا در تے

میں نکاری اوگنہاری پُرتقصیر بچاری
مان تران تُساڈا حضرت شرم شاہاں نوں ساری

آتش بخش محبّت والی ساڈے غیر نبولاں
پیرا شاہ قلندر اَگے ہوواں وچہ مقبولاں

ماپے تے اُستاد مربی میں پر حق جنہاں دے
رحمت بخشش مہر اللہ دی ہووے حق تنہاں دے

ہووے نصیب نبی دا کلمہ دین قبول محمد
لا اِلٰہ اِلا اللہ سچ رسول محمد

عاشق کامل مرد اللہ دے خاصے لوک حضوری
ظاہر آکھ سناندے بھائی ایہہ گل پکی پوری

سچیاں سُچیاں گلاّں

کنڈے سخت گلاباں والے دُوروں ویکھ نہ ڈریئے
چُبھاں چلیے خون چوایئے جھول پھلیں تد بھریئے

ہُندے غرق جہاز دِلاں دے لگدا کون کنارے
پر اِس دھن محمد بخشا جو ڈُبے رب تارے

چار دیہاڑے عمر جوانی کر کے عیشاں موجاں
سدا نئیں ایہہ دولت دُنیا سدا نہ لشکر فوجاں

جس پاسے اشنائی کریئے پکّا لاء یرانہ
اوڑک پوے وچھوڑا اُس تھیں کر کے کوئی بہانہ

جے کوئی چاہوے وانگ محمد سرگردان نہ ہووے
سوہنیاں دی اشنائیوں چھپ کے بیٹھے نال اَمن دے

عاقل تھیں بے عقل سدایا بُھل گئیاں سب گتّاں
ننگ ناموس سنبھال محمدؐ دین سیانے متّاں

ہالی لوک کریندے واہیاں سُکدے ڈھیپے سڑدے
سارے رنج نے بُھل جاندے جد مَن بھایاں کرکھڑدے

اِکناں دی گئی کھیت کمائی چھیکڑ گڑے گوائے
پُوری پئی پریت اُنہاں دی مردے باز نہ آئے

جس وچ گُجھی رمز نہ ہووے دردمنداں دے حالوں
بہتر چپ محمدؐ بخشا سُخن اجیہے نالوں

باغ بہاراں تے گلزاراں بِن یاراں کس کاری
یار مِلے دُکھ جان ہمیشہ شکر کراں لکھ واری

ناریں پچھے لگ نہ مریئے چھڈ بچّہ ایہہ کھیہڑا
سنبھل پیر ٹکایئے ایتھے دُنیا تِلکن پیہڑ

کد کسے تھیں مِٹ دی شاہا متھے دی لکھوائی
حق میرے وچ ایویں آہی لکھی قلم خدائی

اوّل زُہد ریاضت اندر بیٹھ کنارے گل کھاں
دُھپا مینہہ سیالے پالے سبھ سِرے پر جھل کھاں

کمتیں تے کنگال کمینے ایہہ گل گئیں نہ بھاوے
دھی چوہڑے دی سیّد منگے فِر دیندا شرماوے

توڑے ہووے پیارا کوئی محرم یار وچولا
فِر اغیار دسّے اُس ویلے جدوں مِلے خود ڈھولا

وَیری دی کر ادب تواضع اپنی بھو گوائیے
دُشمن تھیں غم کھائیے ناہیں لِسیاں زور نہ لائیے

جگت زمانہ دُکھیں بھریا رووں دھووں آہیں
سبھے سُکھ ہووے کِتے ول وی تاں آدمیاں نوں ناہیں

صبر پیار زہراں والا اوّل مشکل بھارا
اوڑک نفع اجیہا کردا جیویں تریاق پیارا

دِیدے دلبر ویکھن کارن بِن دِلبر کیوں رکھاں
جنہیں اکھیں یار نہ دِسّے بھٹھ پَیون اوہ اکھاں

ظالم درد وچھوڑے والا نام لیاں دِل کنبے
بُری اُڈیک جُدائی نالوں لُوں لُوں بلن اَلنبے

یار یاراں وَل جان ہکلّے ہوراں سنگ نہ کھڑدے
چوراں ہار چوطرفی تک دے چھپ چھپ اندر وڑدے

بس میرا کجھ وس نہ چلدا کیہہ تُساڈا کھوناں
لِسّے دا کیہ زور محمدؔ نس جاناں یا روناں

آپو اپنے بول آوازے کوئی نہ کسے جھپیّا
ہکناں دا مُل مہراں موتی ہکناں دھیلہ پیّا

وقت جوانی ایس جہانی پنج ست روز عمر دے
ایویں دُکھاں وچ لنگھائے رو رو آہیں بھر دے

کُوڑے بندے رب نہ بھاون میٹ زبان نہ رہندا
گل اوہدی کوئی مَن دا ناہیں سب جگ جھوٹھا کہندا

توڑے لکھ افسوس بندے نوں لگے کم وہایاں
ٹُٹا لعل نہ جُڑیا مُڑ کے ہرگز پچھوں تایاں

توڑے کتے بن کے رہیے وچ وطن دیاں گلیاں
درد جھڑکاں سہیئے تاں وی فِر پردیسوں بھلیاں

سجن بھین بھرا نہ ہوون راضی جیس بھراواں
گھر آئے دا کرن نہ آدر کیتن اوہدیاں واواں

دوست یار کسے دا اِکدن آدر بھاء نہ ہووے
فِر اوہ مُکھ وکھاندا ناہیں یاری تھیں ہتھ دھووے

دُنیا باغ پرانا بھائی نویں نویں پھُل بندے
پھلّن ساتھ چنندے بعضے کوئی اِک روز وسندے

پٹیوں پار شگوفے کڈھے پھل ہوئے رنگ والے
مالی توڑ بازاریں سٹے بُرے وچھوڑے والے

اَساں اُنہاں کد ملناں مڑ کے پئی ہمیش جدائی
رووَن پھل محمدؔ بخشا رج نہ شاخ ہنڈائی

سُخن کسے دے ہیرے موتی کوئی جواہر لعلاں
اِک دیوے اِک شمع محمدؔ اِک چمکن وانگ مشالاں

لوئے لوئے بھر لے کُڑیئے جے تُدھ بھانڈا بھرناں
شام پئی بِن شام محمدؔ گھر جاندی نے ڈرناں

درد منداں دے سُخن محمدؔ دین گواہی حالوں
جس پلّے پھل بدھے ہووَن آوے باس رومالوں

نیچاں دی اَشنائی کولوں فیض کسے نہیں پایا
کِیکر تے انگور چڑھایا ہر گُچھا زخمایا

رَل سیاں پانی نوں ٹُریاں کوئی کوئی مُڑسی بھر کے
جنہاں دا بھریا محمد بخشا اوہ پیر دھرن جر جَر کے

سکھاں نال لگائی یاری کر کے پریت پیاری
فوج دُکھاں دی بن تن آئی ماری جان وچاری

دِلبر دے وچھوڑے اندر جے رہیا میں زندہ
ایس گناہوں آخر توڑی سدا رہواں شرمندہ

جو کتے تیرے در تے آئے اوہناں ذاتاں پاکاں
تینوں جس پچھاتا ناہیں سر اُسدے تے خاکاں

سائیاں والے سدا سکھالے رب دے بالن دیوے
مست اَلست شراب وصل دی ہر دم رہندے کھیوے

دُنیا دی ہر مشکل تائیں دولت کرے آسانی
ڈاہڈے قفل اُتارے ایہہ وی کنجی ہے رحمانی

باجھ ادا آواز رسیلے لگدا شیر اَلُوناں
دُدّھ اَندر جے کھنڈ رلایئے مِٹھّا ہُندا دُوناں

حُوراں تے غِلمان بہشتی چاہے خلقت ساری
تیرے باجھ محمدؐ مینوں ناں کوئی چیز پیاری

دُدّھ وجود تیرے وچ شِیریں روغن دار سمانی
مرشد لاوے جاگ پرم دی تاں جمّیں دُدّھ پانی

گل وچ پھا غماں دا گھت کے ذکروں چھک مدھانی
ہمّت نال محمدؐ بخشا مکھن آیا جانی

پینگاں بوہت ہلارے چڑھیاں ٹُٹ زمین تے چڑھیاں
گُڑیاں فیر نہ مُڑیاں پیکے سوہریاں نے جد کھڑیاں

نااُمید سجن دے در تھیں نہ ہوساں نہ مُڑ ساں
کدے تے رحم پوے گا اُسنوں ویکھ وبال اساڈے

کالی رات ہنیری اندر جے اوہ جھاتی پائے
دن چڑھیا لو لگی شائد ایہہ بھلاوا جائے

جاں جاں اپنے آپے اندر جاء بندے دی ہوسی
کر کر شادی کدی ہسے گا کدی غماں وچ روسی

جاں ایہہ اپنے آپوں نکلے نہ کوئی غم نہ شادی
دوزخ دا کم خوشی جنت دی دوہاں تھیں آزادی

ہر اِک اندر دوزخ جس وچ سپ ٹھوویں تے واسا
اِس دوزخ تھیں جد باہر آویں خطرہ رہے نہ ماسا

جے اَج باہر آیوں ناہیں دوزخ نالے جا سی
ہر اِک سپ اٹھواں ایویں روز حشر تک کھا سی

دھیاں جے سو دولت رجیاں سوبھن گھر نہ پیکے
سوہریاں ول رخصت کریئے جو سر آوے دے کے

کتنیں سُنیاں گلاں اندر کُوڑ طوفان بتھیرے
پاؤ نوں سیر بناوندی خلقت ابہر گھنے گھنیرے

جھوٹھے نغمے چاء اُٹھاون جس وچ سچ نہ ماسہ
بیوقوف منن سچ اِس نوں کرن سیانے ہاسہ

سُنیاں گلاں تے کیہہ باور باجھوں علم کتابوں
جو عالم دے موہنوں سُنیاں سوئی کھری حسابوں

کیہہ ہویا جے چہرہ ساڈا ہوگیا اے مردانواں
جس دی نیت مرداں والی سویو مرد سچانواں

کوئی کدھرے کوئی کدھرے آوے کوئی پچھے کوئی اگے
جیونکر میل ویاہوں مڑیا آپو اپنی وگے

کار کریں جو کہے کاریگر کریں ہنکار نہ کاروں
عملاں تے دھر آس نہ ذرّہ فضل منگیں سرکاروں

ہائے افسوس نہ دوس کسے تے لکھی قلم ربانی
سجناں باجھ محمد بخشا زہر ہوئی زندگانی

مفت نعامت جس نوں لبھے اوہ نہ قدر پچھانے
مر مر کے ہتھ آوے جس دے دائم قیمت جانے

مر مر اِک بناؤن شیشہ مار وٹا اِک بھن دے
دُنیا اُتے تھوڑے رہ گئے قدر شناس سُخن دے

اوکھے ویلے کاری آوے بھلیاں دی اشنائی
اڑیا آکھن دی لج پالن جو انسان وفائی

دُنیا تے جو کم نہ آیا اوکھے سوکھے ویلے
اُس بے فیضی سنگی کولوں بہتر یار اکیلے

شعر میرے اِس ملک اپنے وچ مُول نہ پاندے قیمت
دُور دوراڈے جس نوں لبھن جانے بہت غنیمت

کیسر سستا ہے کشمیرے پچھو مُل لاہوروں
پستہ تے بادام محمد سستے مِلن پشوروں

کوئی کہندا پیڑ لکے دی کوئی کہندا اے چُک
اصلی گل محمد بخشا وچوں گئی اے مُک

ناں گھر چاہڑے ناں سُکھ ڈِٹھے نہ کجھ کھٹی کھٹی
نہیں کسے وَل لہنا کوئی نہ چھڈ چلے ترٹی

نہیں کھلوناں لائق تینوں نہ ٹُریاں پندھ مُکدا
مشکل کم پیا سر تیرے کوئی علاج نہ ڈھُکدا

پکا پیر دھریں جے دھرنا تلک نہیں مت جاوے
سو اس پاسے بہے محمد جو سربازی لاوے

دُنیا اُتے جیون میرا ہرگز کسے نہ کاری
تُو مطلوب دِلے دا ہے سیں تُدھ نہ کیتی یاری

خوش آواز ہووے جے دُکھیا سُروں ادا سہاوے
پتھر دل نوں موم کریندا جاں کوئی قصہ گاوے

دُنیا تے دل لان نہ چنگا بھٹھ اِس دی اشنائی
سب جگ چلن ہار ہمیشہ نہیں بنا ہو کائی

یاری لاون جان بچاون کرن کمال بے کرسی
اک مرے اک ہسدا اُتے اوہ جانے جد مرسی

سکیاں ویراں بھیناں تائیں پیری کاٹھ پوائے
عیب گناہ ڈٹھے بن اکھیں ہتھیں سوئے لائے

جے مکی گھر روٹی ہووے دُکھ دُوجے نوں لگے
ہر قیمت بدنامی دے کے چغلی مارن وگے

ویراں بھیناں تے بھرجائیاں سبھناں دی گل بھائی
ہوبہو وسالاں ساری ورتی جس جس جائی

دُنیا ڈاہڈی بوہتی دشمن بوہتے لوگ فسادی
چیچی دا چاکاں بناون ہتھوں کچھ زیادی

یار یاراں ول تکدے تکن ناں جرسکن طاعت
فتنہ پاون شور مچاون گوشے کرن جماعت

بن کے ویری چاہڑ کچھری ایویں کرن خواری
یاراں نالوں یار وچھوڑن بدیاں لان کواری

مہر محبت گئی جہانوں پیو پتر ہوئے ویری
بھائی وانگ قصائی ہوئے مول نہ منگن خیری

یاراں یار پچھانن ناہیں کیا صورت اشنائیاں
فتنے شور فساد خصومت انتو انتاں چائیاں

درد فراق ترے دا مینوں تاپ رہوے نت چڑھیا
اوہو درد دوا اساڈی ہور نہیں کوئی اڑیا

لوڑن والا رہیا نہ خالی لوڑ کیتی جس سچی
لوڑ کریندا جو مڑ آیا لوڑ اوہدی گھن کچی

لکھ جہاز ایسے وچ ڈُبے کیہڑا پار اُتر دا
ایسی ندی دیاں موجاں تک کے دل دلیراں بھر دا

دانش منداں دا کم ناہیں دُنیا تے دل لاوَنا
اس ووہٹی لکھ خاوند کیتے جو کیتا سو کھاتا

جس چھڈی اے بچے کھائی سو یو سگھڑ سیانا
ایسی ڈائن نال محمد کاہنوں عقد بنانا

جے اِک وال تیرے وچ میاں اپنی آپ خودی دا
تاں وی بوہت نرگ نوں بالن اِکے عیب بدی دا

بابے نانک بانی اندر بات کہی یک رنگی
وس ہونا مڑ جاندا ناہیں ، رِیت سجن دی چنگی

تاج تخت سُلطانی تج کے ٹھوٹھا پھڑن گدائی
رکھ اُمید سجن دے در دی کٹن جو بَن آئی

کر کر یاد سجن نوں کھاندے بُھن بُھن جگر نوالے
شربت وانگ پیارے ہتھوں پیون زہر پیالے

فیر خلاصی منگدے ناہیں جو قیدی دلبر دے
پھاہی تھیں گل کڈھدے ناہیں ہوئے شکار اِس گھر دے

باروں دِسّن مَیلے کالے اندر آب حیاتی
ہونٹ سُکے ترہایاں والا جان ندی وچ نہاتی

شرم حیاء نہ رہے کسے دا جھلّن بدی نہ خواری
دلبر باجھوں صبر نہ کردے جنہاں لائی یاری

جے اوہ جان پیاری منگے فٹ تلی تے دھر دے
سر لوڑے تاں سہل پچھانن رتی عذر نہ کر دے

وچوں آتش باہروں خاکی دِس دے حالوں خستوں
جے اِک نعرہ کرن محمد ڈھین پہاڑ شکستوں

ایویں کیویں مُول نہ جانوں نت دا پھر اَسمانی
چڑھدے تارے تے مڑ لہندے دائم سرگردانی

کھیڈ تماشے کارن ناہیں ویلے تنبو تانے
اِک دھاگا بیکار نہ اُسدا کون حکمت گھر جانے

حُسن محبت سب ذاتاں دی اچی ذات نیاری
نہ ایہہ آبی نہ ایہہ خاکی نہ نُوری نہ ناری

حُسن محبت ذات الٰہی کیا شاہ کیا چمیاری
عشق سبے شرم محمد بخشا پچھ نہ لاندا یاری

جنس کو جنس محبت میلے نئیں سیانپ کردی
سورج نال لگائی یاری کت گن نیلوفر دی

چن چکوراں دی کی یاری تک تک ہوندے دل خوش
شمع پتنگاں دی کی نسبت اوہ کیڑے اور آتش

بلبل نال گلے اشنائی خاروں مول نہ ڈر دی
جنس کو جنس محمدؐ کتھے عاشق تے دِلبر دی

آپوں چنگا جے کوئی ہووے ہر نوں بھلا تکیندا
آپ محمدؐ کون مٹاوے لکھیا لوح قلم دا

کدے سیانا کریں سودائی دے کے مست پیالہ
کدے جھلے نوں شربت دے کے ترت کریں سُدھ والا

جاں دلبر دی زُلفے اندر ماریں گنڈھ حسن دی
خفقانی دی سنگل اندر پین سیانے بندی

سنگ دے ساتھی لتھی جاندے اساں بھی ساتھ لداناں
ہتھ آوے نہ فیر محمد جاں ایہہ وقت وہاناں

دم دم پین شراب غماں دی دم نہ مارن موُلے
وٹ جھلن وٹ پان نہ متھے واہ تنہاندے رُولے

مٹھا نشہ شراباں والا پروچ تروتک پھکی
بلبل نوں خوش صحبت گل دی بری کندے دی دِکی

حال اُنہاں دا کس نوں معلم پھر دے آپ چھپایا
دل وچ سوز پتنگاں والا چہرہ شمع بنایا

ایسا صدق لیاون اُس تے سچے نال دھیانے
اُس بِن باغ بازار نہ بھاون لاون اگ جہانے

چاندی پیر تکے جد چاندی جاندی جان پچاندی
قدمیں ڈھیندی عرضاں کہندی سجدیوں سہیں نہ چاندی

اکھیں تیز کٹاراں وانگر کرن چوطرفی ماراں
اکھ مٹکے چور اچکے چھپ چھپ کردے واراں

لوہا مقناطیسے تائیں اُٹھ ملدا کر دھائی
ہیرے موتی ویکھ نہ اُٹھدا قیمت لکھ سوائی

جو گل گنتی وچ نہ آوے کاہنوں قلم گھسانی
مدت ہوئی محمدؒ کشتا چھوٹی دس کہانی

جھڑے ساک نہ وئے اگے اج کوئی کد کردا
قوموں باہر نہ ناطہ دیندا خواہ ہووے کوئی مردا

رات دنے جو ہجر سجن وچ رہن ہمیشہ سڑدے
راتوں دن پچھانن ناہیں ناں لیندے ناں چڑھدے

ماں دی شان

جو کُجھ لاڈ پیار مانواں دا کیہ کجھ آکھ سُناواں
جے اَج ماں ہُندی تے روندی کیہ پرواہ بھراواں

جے اَج مائی بابل میرے دُنیا اُتے ہندے
خستہ حالی ویکھ پُتر دی سُکھ نہ سوندے روندے

ترلے کر کر لدھے آہے خوشیاں کرکر پالے
ہائے ہائے اَج ناہیں تکدے ماپے جننے والے

مانواں والی مہر محبّت جے توں اَج نہ کرسیں
مَیں مرجاساں نال افسوساں رو رو آہیں بھرسیں

جے لگ جان جُثے وچہ میرے ایہہ اُمیداں آساں
قدم تیرے پر صدقے کرساں پکّا عشق کماساں

حضرت پاک نبی فرمایا جو نبیاں دا سرور
صلی اللہ علیہ وسلم نالے آل اوہدی پر

جس قضائے ہوناں ہووے لکھی روز ازل دی
بے سو ہون دُعائیں والے کسے طرح نہیں ٹل دی

پر جے ماپے راضی ہو کے کرن دُعائیں دل تھیں
فرزندے توں ٹلن بلائیں بچ نکلے مشکل تھیں

ماں اولاد دے حق دے اندر کر دی نت دُعاواں
جس پر ماپے راضی ہوون اوہدیاں دُور بلاواں

کرے عبادت رب سچے دی زاری کر کر رووے
بیٹے کارن وچہ درگاہے نت سوالی ہووے

ربا پُت میرے نوں رکھیں اپنی وچہ امانے
نال مراد دے دے آئی پھیرا ساڈے خانے

جیکر نیک اولاد ہووے گی رب ولّوں پھل پاسی
جے بدبخت ہویا تاں کاہنوں ماں اُس داغم کھاسی

کرے عبادت رب سچے دی زاری کر کر رووے
بیٹے کارن وچہ درگاہے نت سوالی ہووے

منقبت

اولادِ رسول جگر گوشۂ بتول

حضرت پیر سیّد بہاول شیر قلندر رحمۃ اللہ علیہ (حجرہ شاہ مقیم)

حضرت میراں شاہ مُقیماں تیرا شان زیادہ
سوہنا سخی جہدے گھر جایا علی امیر شہزادہ

نُوری مَلک کریندے چَوری حُوراں منگل گایا
بالا پیر لکھاں دا داتا دَھن مائی جس جایا

عالم تے رُوشنائی ہوئی چڑھیا چن نورانی
حَسنی سیّد پیدا ہویا صُورت یُوسف ثانی

حُجرے اندر کھریاں پھیراں دینی ڈنکے مارن
لعل بہاول شیر قلندر دم دم نال پکارن

طوطے مینا مُجرے بولن دھن مقیم محمد
گودی وچ کھڈاوے جس نوں نبی کریم محمد

جس نوں ویکھ سوا لکھ ہویا عارف اہل ولایت
کس نوں طاقت آکھ سناوے اُسدے قُرب نہایت

آل نبی اولاد علی دی واہ سیّد گیلانی
دستگیر جنہاں دا دادا کون تنہاں دا ثانی

گئے جو درگاہ اُہدی دے شیراں اُوپر بھارے
پیراں دے سر پیر محمد واہ وا پیر ہمارے

پیراں دے درباروں پاوے دائم خلق مُراداں
مینوں وی کجھ شوق الٰہی بخشو سُن فریاداں

دمڑی والا لعل تُساڈا جس دی ہے منظوری
پاک جناب اُنہاں دی اندر مینوں کرو حضوری

منقبت اولادِ رسول جگر گوشہ بتول

حضرت پیرے شاہ غازی رحمۃ اللہ علیہ

بسمِ اللہ بسمِ اللہ اَگوں مدح مبارک آئی
ہادی مُرشد دی جس دوے چارے کُوٹ نوائی

مسلم ہندو کوئی نہ برسیوے سب لوکائی
داتا سخی محمد بخشا دَن دَن دیگ سوائی

عاجز نردھن اُس دے در تے لکھ نعمت کھاندے
ہک دَمڑی دا تحفہ لے کے دیندا دان لکھاں دے

شاہ سُلطان اُنہاں دے بُوہے عاجز بن وکھاندے
عاجز اُس دے شاہ سداون اُس دا مال رکھاندے

بادشہاں دا پیر کہاوے پیراں شاہ کر جاتا
پیرا شاہ قلندر غازی بہت سوا لکھ داتا

زندہ پیر کرامت ظاہر فیض ہمیشہ جاری
باغ نبی دا گل عجائب رکھڑیا سدا بہاری

بکھرے موتی

ہور کِسے کُجھ عمل ہووے گا بد عملی ہتھ میرے
ہے مسکین نواز خُدایا کرم نیارے تیرے

جگ توں باہرے پاپ کمائے لائے فقر دے جامے
تُوں سچّا میں جھوٹھا ربّا کیا لیکھا کیا نامے

فضل کریں تاں ڈھوئی سیّاں عدلوں ناں چھٹکارے
کرم تیرے دی لکھی اُتے پاپ کمائے بھارے

جو کیتا سو بھلیاں کیتا سر پر مَیں تقصیری
بدبختاں دے کم کمائے کر کے بھیس فقیری

تُوں سب عیب چھپائی رکھے پردہ مُول نہ چاہیا
عزّت رزق بدن وِچ میرے کُجھ نقصان نہ پایا

نعمت بہت دِتی مُدھ اِتھے باہر لطف حسابوں
اوسے لُطف ہلایا مینوں لگّی آس جنابوں

جِس گھر منگتے آدر ہووے بہوں اُٹھائیں آوے
جاں لاچار پوے کوئی اُس توں فیر اوسے در دھاوے

میرا بھی مُدھ آدر کیتا دِتے دان گھنیرے
اَگوں وی ہر اَوکھے ویلے آس رکھاں در تیرے

عملاں والے لنگھ لنگھ جاندے کون چڑھاوے مینوں
پار چڑھا جے رحمت تیری ہتھ پھڑاوے مینوں

ہِکناں عشق پیالے پیتے ہِکناں زُہد عبادت
ہِکناں کھوہ تلاب مسیتاں ہِکنا دان سخاوت

مَیں عیباں وچ عُمر کھڑائی کر کر کاغذ کالے
فر اُمید نہ توڑی ربّا ویکھ کرم دے چالے

ہر اِک دی میں آس تروڑی جو آساں کر آیا
فِر وی اُس تیرے در مینوں ہرگز نہ شرمایا

رحمت تھیں نا اُمید نہ ہوسیاں نال گُناہاں بھریا
بُریائیاں دی حد نہ رکھی بھلا نہیں کُجھ سریا

نسّن چھپن کِتے نہ ہُندا سِر مُنہ اَگے دھریا
قہر کریں تے کوئی نئیں چارا رحم کریں تاں تریا

اَن ہلّیاں نُوں تُدھ ہلایا دے دے وافر چیزاں
نام حبیب سچے دے پچھے رکھیں وانگ عزیزاں

قدر اپنے تھیں باہری منگی گل وڈّی منہ نِکا
گِن گِن بہت سُناواں کاہنوں لکھاں دی ایہہ اِکا

آتش بخش محبت والی ساڑے غیر ہنبولاں
پھیرے شاہ قلندر اَگے ہوواں اندر مقبولاں

کی کھٹیا کی وٹیا اَگے ناں کچھ ہتھ ناں پلّے
بوہا منگ کریم سچے دا رکھ جھولی کجھ گھلّے

ہور کسے کجھ عمل ہووے گا بدعملی ہتھ میرے
ہیں مسکین نواز خدایا کرم نیارے تیرے

جگ توں باہر پاپ کمائے لا فقر دے جامے
تُوں سچا میں جھوٹھا ربا کیا لیکھا کیا نامے

جو کیتا سو بُھلیاں کیتا سر پر میں تقصیری
بدبختاں دے کم کمائے کر کے دیس فقیری

توں سب عیب چھپائی رکھے پردہ مُول نہ چایا
عزّت رزق بدن وچہ میرے کجھ نقصان نہ پایا

ناں اشنائی نال ملاحاں پلّے نہیں مزدوری
کون لنگھائے پار بندے نوں جاناں کم ضروری

ایہناں گلّاں تھیں ہے کی لبھدا عیب کسے دا کرناں
اپنا آپ سنبھال محمدؐ جو کرناں سو بھرناں

ایہہ کی سخت زمانہ آیا ہائے ہائے وے اَسماناں
قدر بقدری موجاں مانے ہر کوئی وچہ جہاناں

لِسّے اُتے زور لگاون کم نہ زور آور دا
مویاں ہویاں نُوں پھر کِی ماریں بے انصافا مَر دا

کس مذہب وچ جائز آیا بھجن قول اقراروں
اَوْفُوْ بِعَھْدِی پڑھیئے مُکھ نہ موڑیں یاروں

مکالمہ عقل تے نفس

نفس کہے میں کالا ہویا کچرک توڑی جر ساں
لکھ مصیبت جھاگ نہ ملیا اَج مِلے بن مَر ساں

عقل کہے کیوں کملا ہویاں عشقے لج نہ لائیں
اِتنی سختی اَگے جھلیا کوئی دِن ہور لنگھائیں

نفس کہے ہُن کتھوں ملسی نہ کوئی دس سنیہا
آس ہُندی دس پوندی جس دی اَیویں جرن کویہا

عقل کہے ایہہ کم عاشق دا عشقوں بس نہ کرنی
لا کے بازی بے اندازی اوڑک وار نہ ہرنی

نفس کہے ایہہ ہارن کیہا مَیں مُڑ مصر نہ چلیا
راہ سجن دے اَندر مر کے بہتر خاکوں رلیا

عقل کہے کھاتی مَرناں کم ہُندا شیطانی
بھار لگا تاں پنڈ اُتاری نہیں عشق دی بانی

نفس کہے فرہادے لایا آپ سرے نُوں تیشا
اوہ مویا مردود نہ ہویا میں وہ اوہ اندیشہ

عقل کہے فرہادے سُنیا شیریں گئی جہانوں
اوس جہان گیا سی ڈھونڈن مویا نہیں اِک جانوں

نفس کہے کیوں مہینوالے ماری چھال جھنانویں
مارو کانگ ڈُٹھی سی سوہنی کیوں پئی دریانویں

عقل کہے تُوں سمجھیں ناہیں اوہ مرنا کِت پاسے
دوویں اِک دوجے وَل ٹھلے گل مِلن دی آسے

جے ایہہ مرنا جائز ہُندا تاں مجنوں کیوں روندا
تریہہ ورھے کیوں سڑ دا رہندا مرسکھالا ہُندا

جس دن ہیر ویاہی کھیڑے رانجھا وی مر جاندا
کاہنوں کن پڑواندا ٹِلے گل کفنی کیوں پاندا

ویکھ زُلیخا کتنی واری دُکھاں پئی اکائی
موہرہ کھا نہ موئی تائیوں ہر عاشق دی مائی

ہور ہزاراں عاشق ہوئے دُکھئے تے لاچاری
یار مِلے بن دردوں اَک کے پیٹ چھری کس ماری

مرداں والا دا یاد رکھ کھاں ناں چھڈ پچھلی عادت
وانگ سسی بے جِ تسّہ مویوں تاں وی عین شہادت

نفس عقل دی تابع ہُندا جو کہندا سو من دا
لگے پنڈ مقدم موچی ساڈے اُتے بن دا

جے کر شرح کراں اِس گل دی دُور سُخن ٹر جاندا
کر کے صبر محمدؐ بخشا قصّہ چل سُناندا

رُباعیاں

اوّل حمد ثناء اِلٰہ والی

اوّل حمد ثناء اِلٰہ والی فیر آکھ درود رسول اُتے
فیر آل ۔اَتے اولاد اوہدی ہر یار اوہدے مقبول اُتے
نالے پاک امامِ حسن اُتے فیر کربلا دے مقتول اُتے
لکھ خط محمدؐ ہیر دا جیو
رکھ آرزو خاص وصول اُتے

اوہو نام اُتار دا بھار میرے

رب رکھیاں پاک اَمانتاں نی رکھیں فکر نہ ایس دا یار میرے
تیرے فکر تھیں بہت لاچار ہویاں برس برس ہے لیل نہار میرے
اندر پئی اکلڑی گلنی آں میں سیّاں سنگ ناہیں رازدار میرے
آوے ہوش محمدؐ نام لیواں
اوہو نام اُتار دا بھار میرے

تیرے نام خیال تھیں باہجھ کوئی

تیرے نام خیال تھیں باہجھ کوئی رہی یاد نہ آس مُراد مینوں
دِتے سبق نی جیس نے وحدتے دے ملیا غم ہزار اُستاد مینوں
تیرے سنگ تھیں سنگ نی بھل گئے مائی باپ ناہیں سیاں یار مینوں
اندر باہر محمدؐا درد تیرا
کیہڑا باہجھ تیرے کرے شاد مینوں

تیرے مِلن دی آس تے جیونی ہاں

تیرے مِلن دی آس تے جیونی ہاں نہیں جیونے دا کوئی رنگ ناہیں
پکی فضل دی آس نراس تائیں ہور مِلن دا وی کوئی ڈھنگ ناہیں
گھلاں کیس نوں پاس تساڈڑے جیو کوئی سنگ ایسا یک رنگ ناہیں
تیری جوت تے موت محمدؐ تے دی
موئے باہجھ حیات پتنگ ناہیں

مُکھ دس مینوں جیویں بھاوناں ایں

چائی دُکھ کھاری پنڈ سُکھ ساری مُکھ دس مینوں جیویں بھاوناں ایں
ہُن غم تھیں دم نی تھم ہُندے جتھے آپ قدم ناں پاوناں ایں
دُوروں ویکھ کے جیوڑا سُکھ پاوے اُنگ تیڑی نوں نہیں لاوناں ایں
گھل باس محمدؐ اَساس اَٹکن
جیوندے پاس نہیں اَجے آوناں ایں

تیرے مِلن باجھوں کھلّے صدر ناہیں

چھ طرف ولّوں راہ بند ہوئے تیرے مِلن باجھوں کھلّے صدر ناہیں
اَکھیں سِکدیاں نی راہ ویکھنے نُوں راہ تکنے دا میرا قدر ناہیں
گھر اپنے بیٹھ کے کرن گلّاں کیہڑا شخص لاندا تیری بدر ناہیں
آویں حال سنبھال محمدؐا جیو
کریں کالیاں والڑا غدر ناہیں

تیری بندی آں میں تیری بندی آں میں

نہیں وہم خیال برابری دا تیری بندی آں میں تیری بندی آں میں

مَردی اپنی دا رکھ شرم بیلی سَٹ پا ناہیں توڑے مندی آں میں

کدے مُکدے ناں احسان تیرے شرمندی آں میں شرمندی آں میں

رکھ نال محمدؐا گولڑی نوں

چاہیا رب ناں توڑ ساں تندیاں میں

ہُن آ پیار یا ہاری آں میں

ہُن آ پیار یا ہاری آں میں سڑی رَت تے بھلیا گھت ساری

نیند بھکھ گئے سب سُکھ گئے تیرے دُکھ نے ماری آ مَت ساری

سیّاں طعنیاں نال اُڈاندیاں نی کھیڑے سنگ نہ وسدی وَت پیاری

رانجھا یار محمدؐا ہیر تُوں جی

نہیں توڑ دی ہے جنت ست کواری

جُگ جُگ جیوے اُستاد جانی

یاراں باجھ ناں جیئوناں بھاوندا اے نہیں مرن والا کجھ صاد جانی
یاراں پاس ہوئیے جند سونپ دیئے کدی جان تائیں کرے شاد جانی
مِلے یار تاں جان نثار ہوئیے نہیں تاں عمر گئی برباد جانی
جیں عشق دا سبق پڑھایا اے
جُگ جُگ جیوے اُستاد جانی

آیا وقت جاں نیک حساب اندر

اوّل پیر فقیر نوں سوریو نی ساڈا شرم رہے اِس باب اندر
ہووے پاک جمال پیاریاں دا جیہڑے لبھدے نئیں ہُن خواب اندر
بدّھے لک نی دوہاں نے ہمتاں دے جدوں نکلی فعال کتاب اندر
پیغام محمدا گھلیو نے
آیا وقت جاں نیک حساب اندر

اُستاد باجھوں ناہیں کسب آوے

اُستاد باجھوں ناہیں کسب آوے پھڑاں پیر اُستاد کمال کوئی

ہتھوں اوس دیوں فقر لباس پہناں ہووے جھوٹ ناہیں میرا حال کوئی

دسّے فقر دی رمز یا فن منتر جادو سحر سبب وصال کوئی

ہوروں ہور محمدا کر ملناں

دسّے یار دا حُسن و جمال کوئی

صحبت پیر دی باجھ تاثیر ناہیں

پھڑے پیر دے باجھ جو پہن جُلّی جُلّی مار کے آپ فقیر ہویا

صحبت پیر دی باجھ تاثیر ناہیں توڑے پہن اَلفی بڑا پیر ہویا

گلّاں سِکھ سکھا کے کر لیّاں تزویر کولوں تصویر ہویا

ربّا دیہہ پناہ محمدے نوں

بھلا اِس تھیں پُرتقصیر ہویا

پانواں پیر کوئی جیہڑا یار میلے

پانواں پیر کوئی جیہڑا یار میلے کرے نظر مہم اُٹھا دیوے
ہکے منتراں جنتراں جادواں تھیں میرا کام تمام بنا دیوے
سچ آکھیا سچیاں جوڈھونڈے وچہ ڈھونڈدے آپ گوادے یوے
مقصود محمدآ پاوندا اے
جیہڑا قصد نوں توڑ پچا دیوے

چوداں طبق دسّن وچہ پیر دے جیوں

نقش پیر دا ویکھ کے محو ہویا رچے پنج حواس اندر
چوداں طبق دسّن وچہ پیر دے جیوں سبھ جن ملک سی ناس اندر
ہستی اپنی چھوڑ اُساس مارے آوے جگر دی بُو اَساس اندر
سِدھا الف محمدآ ہو کُھلّا
چھڈ لکھ اُلکھ دی آس اندر

ڈِٹھا پِیر نے دُرِّ یتیم رانجھا

ڈِٹھا پیر نے دُرِّ یتیم رانجھا قابل خیر دے اِستعداد والا
وِچ عشق دے شہر دے ہے خسرو چایا کم سو آپ فرہاد والا
کیتی نظر تے دھوتیاں اوہ چیزاں جہناں وچ سے رَلا فساد والا
بھانڈا مانج محمدؐ صاف کیتا
آیا وقت مُراد اِرشاد والا

ہتھ آیا عشق دا گنج تینوں

مہربان ہویا پیر پُچھدا اے بچّہ دس کھاں کی ہے رنج تینوں
غم ناک تے جگر ہلاک دِسّیں کوئی یاد ناہیں شش پنج تینوں
پرواہ ناہیں تینوں غیر دی جیوں ہتھ آیا عشق دا گنج تینوں
آنسو بند محمدؐ نہیں تیرے
توڑے لگھ جانوں صبح سنج تینوں

اِحسان کریں میرے نال پِیرا

منتر جوگ دا سِکھناں بھوگ میبنوں جگ روک تھیں باہر نکال پیرا
دس اَپنا علم تے ٹھیل میبنوں اِحسان کریں میرے نال پِیرا
سب دیس تے ویس میں چھوڑ آیاں بھلا وطن تے جھنگ سیال پیرا
ہستی اَپنی چھوڑ محمدؐا جیوں
تیرے پاس ہوواں پائمال پیرا

آیا منزلاں ماردا پاس تیرے

آیا منزلاں ماردا پاس تیرے ہُن بابجھ مراد تھیں جاوناں کی
دِتا چھوڑ تمام تعلقاں نُوں فیر فکر اوہدا دل پاوناں کی
جان جان جیوساں تھیوساں نفر تیرا تیری طرف تھیں مُکھ ہٹاوناں کی
جھاڑو پھیر محمدؐا مرا تیرا
گھر بار تے چِت لگاوناں کی

لڑی جوگیاں دی وچ سجیا میں

سَئے بہن بھائی گھر بار وطن سب کجھ جہان دا تجیا میں

خاندان تیرا دان چاہیا سی تاہیں در تیرے آ وجیا میں

کیتے ایہہ طریق قبول دِلوں لڑی جوگیاں دی وچ سجیا میں

خالی ہو محمدؐا آپ تھیں جو

ہو ناد اَگے تیرے وجیا میں

ہو یا یار غریب اکیلیاں دا

گولا ہور رہساں تیرے گولیاں دا چلاں چال چلّن تیرے چیلیاں دا

رِیس راس ناہیں کسے نال میری نفر ہور ہاں البیلیاں دا

ہے یار دے باجھ نہ چاہ کوئی غماں شادیاں مندراں میلیاں دا

رکھ ہتھ محمدؐا سے میرے

ہویا یار غریب اکیلیاں دا

جنہاں عشق راکھا ہو یا جان اُتے

پڑی اوہ فقیر نے آپ ڈِٹھی اَجے خون دا ہے نشان اُتے
کوئی چھاں نہ چھپری ہو اوہلا ٹِکی وکھرے اِک مکان اُتے
برکت عشق دے نال نشان قائم ہویاں بارشاں کئی جہان اُتے
ایویں نئیں محمدؔ خاک ہُندا
جنہاں عشق راکھا ہویا جان اُتے

نفی غیر دِی جد تمام ہوسی

نفی غیر دی جد تمام ہوسی نفی اَپنی دا پھڑ کم بیلی
نفی غیر ارادتاں خواہشاں دی بشرتیاں دے اُٹھن غم بیلی
کم ربدے وچ فنا ہوویں سب کم ہوون تد تم بیلی
سب ہون محمدؔ اوس پاسوں
کوئی مدح کہے کوئی ذم بیلی

جیہڑا جان داویکھ دا حال تیرا

حاضر رکھ اُلکھ نُوں ہر ویلے جیہڑا جان دا ویکھ دا حال تیرا
تسلیم ہوئے جند جان جُثہ رہے باہر ناہیں اِک وال تیرا
مُردے وانگ بنے مرد ہتھ اوہدے ہووے آپ اوہو غسّال تیرا
جاوے دوستی دُشمنی بغض کینہ
فدا ہوجائے سب مال تیرا

گُڑیاں سوہنیاں تھیں نسّیں دُور بیلی

کوئی حرص ہوا تے آرزو وی جیوں مدح ذم ناہیں کوئی یاد ہووے
لویں لذتاں نال ایہناں صحبتاں تھیں صحبت ناردی نار فساد ہووے
گُڑیاں سوہنیاں تھیں نسّیں دُور بیلی ایس کم تھیں عمر برباد ہووے
وڈّی ماں جانی نکی بھین سمجھیں
چیتے وچ نال ہور سواد ہووے

سڑی رَتّ پیّاں بے سوادیاں نی

بربادیاں نامُرادیاں جیوں چھڈے شادیاں ہور آزادیاں نی

ساک اُنگ بھلے راگ رنگ بھلے نام ننگ بھلے دامادیاں نی

ماری مت تے پت تے گت بھلی سڑی رَتّ پیّاں بے سوادیاں نی

ہتھوں کھس ڈوراں لیّاں درد ہوراں

سوراں رَت پیراں بُغدادیاں نی

اِس درد دا ہور دوا ناہیں

مدہوش پھراں اتے خوشی اندر رہی حرص ہوا دی وا ناہیں

خاندانیاں ہور جوانیاں تے کامرانیاں دا رہیا چا ناہیں

سِر پگ ناہیں پیریں نہیں جوڑا گویا یاد مینوں سر وپا ناہیں

ڈھٹھا آ محمدا در تیرے

اِس درد دا ہور دوا ناہیں

ڈِگیا آن میں ایس جناب اندر

نام رب دا اے سُنی عرض میری دستگیر ہوویں ایس باب اندر
سب مان تران توڑ کے جیوں ڈِگیا آن میں ایس جناب اندر
کجھ عیب تے غیب تھیں کھول بُوہا کر کرم نہ رکھ عتاب اندر
تیری طرف تھیں سب فنا ہوون
جیہڑے عیب نہ مٹن حساب اندر

ایویں رائیگاں عُمر گوانا ہیں

موتی لعل تے ایہہ انفاس ہیرے ایویں رائیگاں عُمر گوا نا ہیں
ایہہ عُمر عزیز جے مُفت گئی تلیاں مَلدیاں ہتھ گھسا نا ہیں
ایہہ گڈیا وہڈیا کھیت سارا برباد ہوا اُڑا ناہیں
لنگھے وقت محمدؔا لبھدے نان
پہناں رب دی یاد لنگھا ناہیں

کر یاد خُدا ئے نُوں ویلڑا ای

پچھوں تاوسیں گا ایس ویلڑے نوں کر یاد خُدا ئے نُوں ویلڑا ای
پچھے لگ ناں صورتاں سوہنیاں دے ایتھوں جاوناں اَنت اکیلڑا ای
لا چِت بیٹا وِچ معنیاں دے چھڈ صورتاں دا وا ویلڑا ای
سُن مَت محمدؐ پیر دی جیو
کوئی یاد کرے ہویا چیلڑا ای

کٹّے غم ناہیں دل شاد ہویا

فرہاد دانا تے ذات اُچی شیریں یاد کیتا برباد ہویا
کڈھے نہر تے حوض پہاڑ کٹّے کٹّے غم ناہیں دل شاد ہویا
یُوسف مصر نُوں ویکھیا خواب بی بی رہناں مغرب سخت بیداد ہویا
وچ مصر دے کٹیاں سختیاں نی
کدوں ایہہ حساب ہے یاد ہویا

ربّا میں یتیم غریب عاصی

ربّا میں یتیم غریب عاصی مسکین اسیر ہوائی دے نوں
سست رہیا عبادتوں بہت غافل مشغول گناہ خطائی دے نوں
محض اپنے فضل تے رحم کولوں بھلاں بخشدے محور جائی دے نوں
مہربان محمدا کر میں تے
غازی پیر شاہ مرد خدائی دے نوں

نون نفس ہے اونٹھ تے بار دُنیا

نون نفس ہے اونٹھ تے بار دُنیا ہریاں رکھنی پت تے خار والے
ایہناں لذتاں وچہ نہیں بھل گئے چیتے اوہ الست دے بھار والے
شیطان بریڈرا مگر ہویا پئے یاد تاں سنگ قطار والے
ہُن اڑی نکیل محمدا جیو
جھب پہنچنا مُلک مہار والے

دوہڑے

غم بوہتے غمخوار نہ کوئی

غم بوہتے غمخوار نہ کوئی گِن گِن دسّاں کہنوں

جس دے پِچھے جرم گوایا مُکھ نہ دِسیوس مینوں

جو کجھ باپ مِرے دُکھ کر دے کی ہے خبر کسے نُوں

سو یو جانے قدر محمدؐ تن من لگ دی جہنوں

دلبر مُکھ وکھاندا ناہیں

ڈِٹھے باجھ پریت لگائی ہو گیا جس ہوناں

ہسّن کھیڈن یاد نہ مینوں پیا عمر دا روناں

دلبر مُکھ وکھاندا ناہیں داغ مِرا کس دھوناں

سجن دا در چھوڑ محمدؐ کس در جا کھلوناں

اپنے آپ لگائی یاری

اپنے آپ لگائی یاری یار کہاں دلبر نوں
بے پرواہ تر مال گنیندا ایس اساڈی زر نوں
سورج دی اشنائیوں کی کجھ لبھیا نیلوفر نوں
اُڈ اُڈ موئے چکور محمد سار نہ یار قمر نوں

راہ تکاں ہر ویلے

شاہ پری دی چاہ میرے دل راہ تکاں ہر ویلے
مت رب سچا مہریں آوے آن میرے سنگ میلے
پا شطرنج محبت والا سر سر بازی کھیلے
ویکھ دیدار محمد سر دھڑ وار دیئے اُس ویلے

جان تیرے توں واری

آ سجناں منہ دس کدائیں جان تیرے توں واری
توں ہیں جان ایمان دِلے دا ڈُھونڈھ بن میں کس کاری
حُوراں تے غِلمان بہشتی چاہے خلقت ساری
تیرے باجھ محمدؐ مینوں ناں کوئی چیز پیاری

دم دم جان لباں پر آوے

دم دم جان لباں پر آوے چھوڑ حویلی تن دی
کھلی اُڈیکے مت ہُن آوے کِدھروں وا سجن دی
آویں آویں چر نہ لاویں دِسّے جھات حُسن دی
آئے بھور محمدؐ بخشا کر کے آس چمن دی

لمّی رات وچھوڑے والی

لمّی رات وچھوڑے والی عاشق دُکھئے بھانے

قیمت جانن نین اَساڈے سُکھیا قدر نہ جانے

جے ہُن دلبر نظریں آوے دھمّی صبح دھگانے

وِچھڑے یار محمدؐ بخشا رب کیویں اَج آنے

میں فریادی تیَیں در آیا

اے محبوب مرے مطلوبا تُوں سردار کہایا

میں فریادی تیَیں در آیا درد فراق ستایا

ہِک دیدار ترے نُوں سِکدا روح لباں پر آیا

آ مِل یار محمدؐ تائیں جاندا ای وقت وِہایا

اِک نگاہ عشق تیرے دا

اِک نگاہ عشق تیرے دا دُوجی بُری جُدائی
دُور وسیندیا سجناں مینوں سخت مصیبت پائی
وس نہیں ہُن رہیا جیوڑا درداں ہوش بُھلائی
ہتھوں چُھٹی ڈور محمدؐ گُڈی وا اُڈائی

اوہو درد دوا اَساڈا

دردِ فراق تیرے دا مینوں تاپ رہوے نت چڑھیا
اوہو درد دوا اَساڈا ہور نہیں کوئی اَڑیا
منجی نامرادی والی جس دن دا مَیں چڑھیا
شربت تیرا نام محمدؐ پیتیا جان جی سڑیا

گل میرے ہتھ تیرے سجناں

گل میرے ہتھ تیرے سجناں اُچّا ساہ نہ بھرنا
جو کجھ چاہیں سویو چنگا جو آکھیں سو کرنا
ناں صلاح ایہہ اپنی کوئی نہ کوئی تکیہ بھرنا
دین عشق دے کُفر محمدؐ آپے نوں چت دھرنا

سدا نہ رُوپ گلاباں اُتے

سدا نہ رُوپ گلاباں اُتے سدا نہ باغ بہاراں
سدا نہ بھج بھج پھیرے کرسن طوطے بھور ہزاراں
چار دیہاڑے حُسن جوانی مان کیہا دلداراں
سِکدے اَسیں محمدؐ بخشا کیوں پرواہ نہ یاراں

درد دِلے دے سارا

ربّا کس نوں پھول سناواں درد دِلے دے سارا
کون ہووے اَج ساتھی میرا دُکھ ونڈاون ہارا
جس دے نال محبّت لائی چا لیا غمخوارا
سوہنا دِس دا نہیں محمدؐ کی میرا ہُن چارا

سدا رہواں شرمندہ

دلبر دے وچھوڑے اندر جے رہیا میں زندہ
ایس گناہوں آخر توڑی سدا رہواں شرمندہ
چا میری پئی چا محمدؐ گل میری گل کی آ
مَن لئے میں بول سجن دی جے لکھ آکھے مندا

کر کر یاد سجن نُوں رووا ں

کر کر یاد سجن نُوں رووا ں مُول آرام نہ ڈھوئی
ڈھونڈ تھکا جگ دیس تمامی رہیا نظام نہ کوئی
رُٹھا یار مناوے میرا کون وسیلہ ہوئی
لا صابون محبّت والا داغ غماں دے دھوئی

باغ تماشے ہسّن کھیڈن

جگ تے جیون باجھ پیارے ہویا محال اَسانوں
بھل گئی سُدھ بُدھ لگا جاں عشق کمال اَسانوں
باغ تماشے ہسّن کھیڈن خواب خیال اَسانوں
جاون دُکھ محمد جس دن ہووے جمال اَسانوں

پھٹ گئی جیبھ قلم دی

کیہ گل آکھ سُناواں سجناں درد فراق ستم دی
آیا حرف لباں پر جس دم پھٹ گئی جیبھ قلم دی
چٹا کاغذ داغی ہویا پھری سیاہی غم دی
دُکھاں کیتا زور محمدؐ لئیں خبر اِس دم دی

بندیا خوف خدا دیوں ڈریئے

بندیا خوف خدا دیوں ڈریئے کریئے مان نہ ماسہ
جوبن حُسن نہ توڑ نبھاہو کی اِس دا بھرواسہ
ایہناں موہناں تے مٹی پوسی خاک نمانی واسہ
میں مر چکا تیرے بھانے اَجے محمدؐ ہاسہ

ناں میں لائق وصل تیرے دے

ناں میں لائق وصل تیرے دے نہیں فراق جھلیندا
نہ اِس راہوں مُڑاں پچھاہاں نہ مُدھ پاس بُلایا
دُکھ قضیئے سُن کے میرے ہر اِک دا دل سڑ دا
مُدھ نہ لگّا سیک محمدؐ میں تن عشق جلایا

میلیے پیر پیارا

دُور وطن ہمراہ نہ کوئی پیا قضیّہ بھارا
کھولیں قید اُمید تیری تے یا مرشد سُچیارا
بڑی جُدائی سیہنی آئی مُڑ گیوں دِلدارا
رب رحیم غفور محمدؐ میلیے پیر پیارا

آیا یار محمد بخشا

واہ وا گھڑی مُبارک والی ساعت نیک حسابوں
آوے وا سجن دے پاسیوں ہووے کرم جنابوں
جھب دے مِل دا یار پیارا نکلے فال کتابوں
آیا یار محمد بخشا چُھٹ سی جان حسابوں

سائیں توڑ پچاوے

بھارا بھار پریت لگی دا سائیں توڑ پُچاوے
وا فجر دی باغ اِرم دی بو بہار لیاوے
کیچم دا کرزدان سسی دے پتن باغ ساوے
سوہنا یار محمد بخشا گھٹ وچہ نظریں آوے

عظیم شعراء کے عظیم کلام

کلام میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ

کلام بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ

کلامِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ

کلامِ صائم رحمۃ اللہ علیہ

کلامِ نصیر رحمۃ اللہ علیہ

کلامِ حافظ رحمۃ اللہ علیہ

کلامِ ظہوری رحمۃ اللہ علیہ

کلامِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ

کلامِ سردار رحمۃ اللہ علیہ

کلامِ ساجد

کلام ابر شاہ وارثی رحمۃ اللہ علیہ

کلام اصغر رحمۃ اللہ علیہ

کلامِ نیازی رحمۃ اللہ علیہ

کلام ناصر رحمۃ اللہ علیہ

کلامِ اجمل

کلامِ حاکم

کلام سجن

کلامِ مقصود مدنی

کلامِ صابر

کلامِ رفیق رحمۃ اللہ علیہ

نقیب حضرات کے لئے نقابت کے حسین شہ پارے

حُسنِ نقابت اوّل دوم

پنجابی نقابت دی ڈائری

اندازِ نقابت

رہبرِ نقابت

نقابت کی ڈائری

نقابت کے رنگ

فیضانِ نقابت

خوشخبری

نائبِ حسّان حضرت علّامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ

کا آفاقی کلام

کلّیاتِ صائم چشتی اُردو نعت

کلّیاتِ صائم چشتی پنجابی نعت

شائع ہو چکی ہے

آج ہی طلب فرمائیں

چشتی کُتب خانہ فیصل آباد 03007681230

عظیم شعراء کا عظیم کلام

کلام خواجہ غلام فریدؒ	کلام بُلھے شاہؒ	کلام باہوؒ
کلام ابر شاہ وارثیؒ	کلامِ حیرت شاہ وارثیؒ	کلامِ صائمؒ
کلامِ ساجد	کلام سردار حسین سردارؒ	کلام ظہوریؒ
کلامِ حافظؒ	کلامِ ناصرؒ	کلامِ اجمل
کلامِ رفیقؒ	کلامِ اعظمؒ	کلامِ صابر
کلامِ سجّن	کلام اصغر علی اصغرؒ	کلامِ نیازیؒ

چشتی کتب خانہ
ارشد مارکیٹ جھنگ بازار فیصل آباد
0300.7681230-0300.6674752